ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

24

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

21 تا 27 ذوالقعدہ 1443ھ / 21 تا 27 جون 2022ء

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا

دراصل جب کسی قوم کے اندر سے دین کی حقیقی روح نکل جاتی ہے اور صرف نمائشی ڈراموں پر اس کا مدار رہ جاتا ہے تو گھٹیا قسم کے پست اور سطحی مظاہر اس کے فکر و عمل کا محور بن جاتے ہیں‘ لایعنی حرکات کو حقیقی دین سمجھا جاتا ہے‘ فواحش و منکرات کو دینی قدروں کا نام دیا جاتا ہے‘ سنت کی جگہ من گھڑت بدعات سے تسکین حاصل کی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت کا تقاضا تو یہ تھا کہ مسلمانوں کا ظاہر و باطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت سے سرشار ہوتا، قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک طریقے کو اپنانے کا ولولہ ہوتا‘ صورت و سیرت اور ظاہر و باطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی جھلک نظر آتی، آپؐ کی ایک ایک سنت کو زندہ کرنے اور ایک ایک حکم کو ہر شعبۂ زندگی میں نافذ کرنے کی تڑپ ہوتی‘ لیکن جب قلوب رسول‘ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت سے خالی ہو گئے‘ ایمان و یقین کے چراغ دلوں سے گل ہو گئے‘ آپؐ کے اخلاق و اعمال کی پیروی کا جذبہ یکسر ختم ہو کر رہ گیا تو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح تقاضوں کی جگہ سطحی مظاہر کو عین دین و ایمان سمجھ لیا گیا۔

مولانا محمد یوسف بنوریؒ

اس شمارے میں

آئی ایم ایف ناخوش ہے!
گستاخانِ رسول کا مستقل حل کیا ہے؟
قرآنِ حکیم کا فلسفۂ قربانی
پاکستانی معیشت اور مہنگائی کا جن
حج کی اہمیت و فضیلت
آواز اونچی مت کرو!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعوائے نبوت

الھدیٰ — ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ الشعراء — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 21، 22

فَفَرَرۡتُ مِنۡکُمۡ لَمَّا خِفۡتُکُمۡ فَوَہَبَ لِیۡ رَبِّیۡ حُکۡمًا وَّ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۲۱﴾
وَ تِلۡکَ نِعۡمَۃٌ تَمُنُّہَا عَلَیَّ اَنۡ عَبَّدۡتَّ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿ؕ۲۲﴾

آیت ۲۱: ﴿فَفَرَرۡتُ مِنۡکُمۡ لَمَّا خِفۡتُکُمۡ﴾ ’’پھر میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا جب مجھے تم سے خوف محسوس ہوا‘‘

اس واقعہ کے بعد میں تم لوگوں سے ڈر کر تمہارا یہ علاقہ چھوڑ کر چلا گیا۔

﴿فَوَہَبَ لِیۡ رَبِّیۡ حُکۡمًا وَّ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۲۱﴾﴾ ’’پھر میرے رب نے مجھے حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں سے بنا دیا۔‘‘

اب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا ہے اور حکمت اور قوتِ فیصلہ کی دولت بھی عطا کی ہے۔

آیت ۲۲: ﴿وَ تِلۡکَ نِعۡمَۃٌ تَمُنُّہَا عَلَیَّ اَنۡ عَبَّدۡتَّ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۲۲﴾﴾ ’’اور یہ وہ احسان ہے جو تم مجھے جتلا رہے ہو جس کے عوض تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے!‘‘

ان الفاظ کے تیور بتا رہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو ترکی بہ ترکی جواب دے رہے تھے کہ اپنے محل میں ایک اسرائیلی بچے کی پرورش کرنے کا تمہارا احسان کیا تمہیں یہ جواز فراہم کرتا ہے کہ تم پوری بنی اسرائیل قوم کو اپنا غلام بنائے رکھو؟ میری پرورش کرنے کا کارنامہ تو تمہیں بروقت یاد آ گیا لیکن میری قوم کو جو تم نے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے اس کا کوئی تذکرہ تم نے نہیں کیا۔ یہاں عَبَّدۡتَّ کا لفظ لائقِ توجہ ہے۔ ’’تعبید‘‘ کے معنی کسی کو غلام اور فرمانبردار بنا لینے کے ہیں۔ اسی سیاق و سباق میں ایک دوسری جگہ فرعون کا یہ فقرہ اس لفظ کے مفہوم کو مزید واضح کرتا ہے: ﴿وَ قَوۡمُہُمَا لَنَا عٰبِدُوۡنَ ﴿ۚ۴۷﴾﴾ (المؤمنون) ’’اور ان دونوں کی قوم تو ہماری غلام ہے!‘‘

درس حدیث — جائز کام کے لیے سفارش کرنا

عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی رضی اللہ عنہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوۡ صَاحِبُ الۡحَاجَۃِ قَالَ: ((اِشۡفَعُوۡا فَلۡتُوۡجَرُوۡا وَیَقۡضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوۡلِہٖ مَا شَآءَ)) (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل (عطیہ لینے کے لیے) یا حاجت مند آتا تو آپؐ لوگوں سے فرماتے: ’’تم (اس کے بارے میں مجھ سے) سفارش کرو۔ (میں تمہاری سفارش قبول کروں یا نہ کروں لیکن بہرحال) تمہیں اس کا اجر و ثواب ضرور ملے گا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے فیصلہ فرماتا ہے۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
21 تا 27 ذوالقعدہ 1443ھ جلد 31
21 تا 27 جون 2022ء شمارہ 24
مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: (042) 35473375-78
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ایم ایف ناخوش ہے!

ایک زمانہ تھا جب بجٹ کا عام آدمی کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ ایک عمومی سطح کی خوف کی لہر پھیل جاتی تھی کہ کچھ بنیادی ضروریات کی اشیاء مہنگی ہو جائیں گی وگرنہ سارا سال کسی حکومتی اقدام سے مہنگائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ مارکیٹ میں سپلائی اور ڈیمانڈ کی بنیاد پر چیزیں مہنگی اور سستی ہوتی رہتی تھیں۔ آج بجٹ تو محض ہندسوں کا گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا ہے۔ الفاظ کا ہیر پھیر ہے اور صحیح تر الفاظ میں جیسے قومی اور بین الاقوامی معاملات میں ڈپلومیسی کے نام سے جو منافقت در آئی ہے، یہ بجٹ بھی منافقت کا پلندہ بن چکا ہے۔ جن چیزوں پر حکومت کا کنٹرول ہے مثلاً پٹرول، بجلی اور گیس وغیرہ اُن کی قیمتوں میں حکومتیں بجٹ سے پہلے یا بعد میں اندھا دھند اضافہ کرتی رہتی ہیں اور عوام کو ٹیکس فری بجٹ کی خوش خبری سنا دیتی ہیں۔ پھر یہ کہ خاص طور پر اقتصادی حوالے سے ان سیاست دانوں کو جب اپوزیشن میں ہوں تو سفید بھی سیاہ نظر آتا ہے اور جب حکومت میں آ جائیں تو ہر طرف سفیدی بلکہ ہریالی نظر آنے لگتی ہے، عینک ہی بدل جاتی ہے۔

موجودہ حکومت دو ماہ پہلے جب اپوزیشن کا رول ادا کر رہی تھی تو سابقہ حکومت کے بارے میں جو تاثر قائم کیا گیا وہ یہ تھا کہ سب کچھ تباہ کر دیا گیا ہے۔ ایسی مہنگائی کی ہے کہ غریب ہی نہیں متوسط طبقہ کی زندگی بھی اجیرن ہوگئی ہے اور یہ کوئی ایسا غلط تاثر بھی نہیں تھا البتہ جمہوری روایات کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ بجٹ سے ایک دن پہلے اکنامک سروے پیش کیا جاتا ہے جس میں اقتصادی لحاظ سے گزشتہ سال کی صورتِ حال عوام کو بتائی جاتی ہے اگر یہ اقتصادی سروے وہی حکومت پیش کر رہی ہو جو اُس وقت برسرِ اقتدار تھی تو کہا جا سکتا ہے کہ کچھ بناؤ سنگار کر رکھا ہے یعنی ہندسوں کے بیان میں کسی مہارت کے استعمال سے صورتِ حال کو بہتر بنایا گیا ہے لیکن اگر سیاسی حریف اکنامک سروے پیش کر رہے ہوں اور بتائیں کہ گزشتہ سال شرح نمو 97.5 فیصد تھی جو گزشتہ بتیس (32) سال میں بہترین تھی اور اُس وقت کی حکومت کے خلاف جب تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی تھی تو زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 22.6 بلین ڈالر ہو چکے تھے۔ حالانکہ کرونا نے دنیا بھر میں معیشت کو تہس نہس کر دیا تھا۔ اُس سال یعنی 2019-20ء میں پاکستان کی شرح نمو 1% سے بھی کم رہی پھر یہ کہ صحت کارڈ جیسا اربوں روپے کا عوامی بہبود کا پروگرام بھی Launch کیا گیا۔ اس پر ہم یہ تو ہرگز نہیں کہیں گے کہ پچھلی حکومت نے کوئی کمال کر دیا البتہ یہ پروپیگنڈا بھی غلط ثابت ہوا کہ معیشت تباہ کر دی گئی تھی۔

گزشتہ حکومت نے IMF سے معاہدہ کیا تھا جو ہرگز ہرگز پسندیدہ نہیں تھا جس پر موجودہ حکومت جو اُس وقت اپوزیشن میں تھی اُس نے بجا طور پر کہا تھا کہ پاکستان کو IMF کے ہاتھوں گروی رکھ دیا گیا ہے۔ اس پر حکومت پر الزامات کی ایسی بوچھاڑ ہوئی تھی کہ وزراء منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ پھر وہ وقت

آیا کہ تحریک انصاف کی حکومت نے کسی شق کی آڑ لے کر IMF سے پروگرام معطل کر دیا اور تحریک انصاف کی حکومت ختم ہونے تک یہ پروگرام معطل ہی رہا۔ کچھ حکومتی اہلکار اس معطلی کی یہ وجہ بھی بتاتے تھے کہ اس پروگرام کے مطابق حکومت پاکستان پابند تھی کہ ہر ماہ 4 روپے فی لیٹر پٹرول کی قیمت میں اضافہ کرے اور 2022ء کے آخر تک پٹرول کی قیمت میں کل 30 روپے فی لیٹر کا اضافہ کر دیا جائے۔ تحریک انصاف کی حکومت پہلے ہی عدم مقبولیت کا شکار تھی لہٰذا اُس نے پٹرول دوسرے ذرائع سے حاصل کرنے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ عمران خان کا دورہ روس اسی حوالہ سے تھا لیکن بدقسمتی سے جونہی عمران خان ماسکو پہنچے، روس نے یوکرائین پر حملہ کر دیا اور ایک ایسی جنگ شروع ہوگئی جو اب تک جاری ہے اور اقتصادی لحاظ سے ساری دنیا کو متاثر کر رہی ہے۔ ایسی ہنگامی صورتِ حال میں بھی روس کے صدر پیوٹن نے نہ صرف وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات کی بلکہ طے شدہ وقت کو ایک گھنٹے سے بڑھا کر تین گھنٹے کر دیا۔ یقیناً اتنے مختصر وقت میں کوئی معاہدہ طے پا جانا تو ممکن نہ تھا البتہ دونوں حکومتی ذرائع کے مطابق تیل کی خرید و فروخت پر کھل کر بات ہوئی اور دونوں سربراہوں میں کافی حد تک اتفاق رائے پایا جاتا تھا۔

پاکستان میں روسی سفیر نے دونوں حکومتوں کے درمیان تیل کی خرید و فروخت پر بات ہونے کی تصدیق کر دی لیکن موجودہ حکومت بڑے زوردار انداز میں اس دعویٰ کی تردید کر رہی ہے کہ روس سے تیل کی خرید کی کوئی بات عمران حکومت نے کی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ موجودہ حکومت سچ کہتی ہے اور عمران خان جھوٹ بول رہے ہیں کہ روس سے تیل کی خرید و فروخت کی کوئی بات ہوئی تھی، لیکن جب روسی حکومت ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہے کہ ہم موجودہ حکومت کو بھی تیل فروخت کرنے کو تیار ہیں تو موجودہ حکومت ساری بحث کو دفن کر کے قومی مفاد میں روس سے تیل کیوں نہیں خرید لیتی۔

موجودہ حکومت نے دو ماہ میں (عملی طور پر 20 دنوں کے دوران) پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں پہلے 60 روپے فی لیٹر اضافہ کیا پھر وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کی جانب سے ''سمری مسترد ہونے کے بعد'' پٹرول کی قیمت میں 24 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمت میں 59 روپے فی لیٹر مزید اضافہ کر دیا۔ محض 15 دنوں میں پٹرول 84 جبکہ ڈیزل 115 روپے فی لیٹر بڑھا دیا گیا۔ آج پٹرول 234 جبکہ ڈیزل 265 فی لیٹر کی ہوش ربا قیمت تک پہنچا دیا گیا ہے۔ جس سے عوام کی چیخیں نکل گئیں ہیں۔ ستم بالائے ستم وزیر خزانہ مزید اضافے کے ارادے کا واشگاف اعلان کر رہے ہیں!

سستے روسی تیل و گیس کو خریدنے سے گریز کرنا اور دوسری طرف پیٹرولیم مصنوعات اور بجلی و گیس کی قیمتوں میں گزشتہ دو ماہ کے دوران بے لگام اضافہ کرنے کی حکومتی پالیسی نے عوام کے اذہان میں حکومتی ساکھ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ایک طرف تو عوام کے لیے مہنگائی ناقابل برداشت ہوگئی ہے اور اب سخت عوامی ردعمل کا خدشہ ہے تو دوسرے طرف حکومت نے روس سے تیل نہ خرید کر اپنے اوپر سے ''امپورٹڈ حکومت'' کے ٹھپے کو ختم کرنے کا سنہری موقع گنوا دیا ہے۔ حکومتی فیصلوں اور پالیسیوں سے عوام کے اذہان و قلوب میں، صحیح یا غلط، یہ بات راسخ ہوتی جا رہی ہے کہ عمران خان کی حکومت امریکہ نے اپنی حکم عدولی پر اندرونی لوگوں سے مل کر گرائی تھی اور اب موجودہ حکومت محض امریکہ کو خوش کرنے کے لیے روس سے سستا تیل خریدنے سے گریز کر رہی ہے۔

اُدھر یہ خبر عام ہے کہ بھارت روس سے سستا تیل خرید کر اُن دوسرے ممالک کو مہنگا فروخت کر رہا ہے جو امریکہ کے خوف سے روس سے سستا تیل نہیں خرید پا رہے۔ آنے والا وقت یہ ثابت کر دے گا کہ یہ حکومت عوام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور امریکی احکامات نظرانداز کر کے روس سے سستا تیل خریدتی ہے یا مشرق وسطیٰ سے مہنگا تیل خرید کر اپنے اقتدار کو طوالت دینے کی کوشش کرتی ہے۔ ہم صرف یہ مشورہ دیں گے کہ موجودہ PDM کی حکومت ماضی سے سبق حاصل کر کے امریکہ کے عارضی اور وقتی سہارے پر انحصار نہ کرے کیونکہ تاریخ کی گواہی یہ ہے کہ ایسا سہارا خود سہارا حاصل کرنے والوں کے لیے بڑا ضرر رساں ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ معاشی خود کفالت حاصل کیے بغیر ایک مقتدر ریاست وجود میں نہیں آسکتی۔ روس کے صدر پیوٹن نے بالکل درست کہا ہے:

"A Nation is either sovereign or a colony there is no thing in between."

ایک عمومی اور عارضی حل یہ ہے کہ اخراجات کو کنٹرول کیا جائے اور آمدن کے ذرائع بڑھائے جائیں لیکن ہماری حکومتوں کا رویہ یہ ہے کہ وہ اشیاء ضروریہ پر ٹیکس لگا رہی ہیں اور فلموں اور ڈراموں کے لیے بڑی بڑی رقوم مختص کر رہی ہیں۔ صورتِ حال کو بیان کرنے کے لیے مرکز اور صوبہ کی سطح پر ایک ایک مثال کافی ہے۔ سندھ نے موسیقی کی تعلیم کے لیے 1500 افراد بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اسلام آباد میں وزیر اعظم ہاؤس کے سوئمنگ پول کی تزئین و آرائش کے لیے ساڑھے سات کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ان حوالوں سے بچت کرنا بھی لازم ہے لیکن ہمارا مسئلہ ان بچتوں سے بھی حل نہیں ہوگا کیونکہ پاکستان کا مسئلہ دوسرے ممالک سے کچھ مختلف ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اس کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ پر ہے لہٰذا پاکستان کو خود کفیل اور مقتدر ریاست بنانے کے لیے اس کی معیشت کو نظریاتی بنیادوں پر اٹھانا ہوگا۔ یہی پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل کا حقیقی اور دائمی حل ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس حالت میں جبکہ پاکستانیوں کا بال بال قرضہ میں پھنسا ہوا ہے، کیا کیا جائے ہمارے نزدیک کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ اس ناپاک قرضہ سے جس کا ہم سود بھی ادا کر رہے ہیں، اُس سے چھٹکارا حاصل کریں۔ حقائق یہ ہیں کہ عقلی سطح پر ان قرضوں سے نجات حاصل کرنے کا کوئی طریقہ دور دور تک نظر نہیں آتا۔ ہماری رائے میں ہمیں ہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور ایک بڑا رسک لینا ہوگا۔ وہ یہ کہ اپنے قرض خواہان سے کہہ دیں جہاں تک سود کا تعلق ہے وہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور اب ہمارے ملک کی ایک بڑی اور اہم عدالت کا فیصلہ بھی سود کے خلاف آچکا ہے لہٰذا سود تو ہم ادا نہیں کریں گے البتہ اصل زر جب بھی اور جیسے ہی ممکن ہوا ادا کر دیا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں دنیا میں کوئی اس کو تسلیم نہیں کرے گا اور ہمیں ڈیفالٹر قرار دے کر ہمارے خلاف عالمی سطح پر اقدام کیے جائیں گے، لیکن وہ تو آج نہیں تو کل ہونا ہی ہے۔ کیا عالمی مہاجن کے پاؤں پڑنے سے ہمیں معاف کر دیں گے۔ وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے جبکہ اُس وقت ہم اپنا سب کچھ اُن کی خدمت میں پیش بھی کر چکے ہوں گے۔ آج ابھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم نہیں تو کوئی بھی نہیں۔ IMF نے پاکستانی عوام کو مہنگائی کی سولی پر چڑھا دیا ہے لیکن ہمارے وزیر خزانہ فرماتے ہیں کہ ابھی بھی وہ ناخوش ہے۔

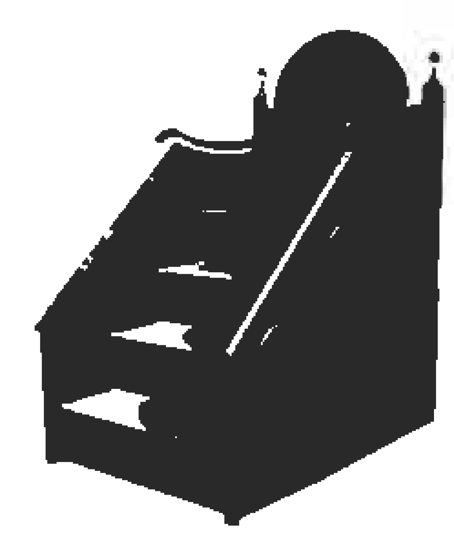

گستاخانِ رسول کا مستقل حل کیا ہے؟

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 10 جون 2022ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

گزشتہ دنوں بھارت کی حکمران جماعت بی جے پی کے کچھ ذمہ داران کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں جو گستاخیاں کی گئیں، اس کا کچھ ردعمل عالم اسلام میں دکھائی دے رہا ہے۔ اسی کے تناظر میں کچھ باتیں آپ کے سامنے رکھنا مقصود ہیں۔ جہاں تک رسالت مآب ﷺ کی ذات اقدس کا تعلق ہے ان کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود فرماتا ہے:

﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝٤﴾ (الم نشرح) ’’اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔‘‘

سورج نکل آئے اور کوئی پھونکیں مار کر اس کو بجھانے کی کوشش کرے تو بے کار اپنی صلاحیت کو ضائع کرے گا۔ اس طرح کے ناہنجار، ملعون قسم کے لوگ جو زبان درازیاں کریں اس سے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ البتہ ان لوگوں کو بھی اور انسانیت کو بھی بڑے پیمانے پر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانیت کی فلاح وبہبود کے لیے اپنے انبیاء ورسل کا سلسلہ قائم فرمایا۔ وحی کے ذریعے راہنمائی وہدایت عطا فرمائی اور انسانوں کو جینے کا سلیقہ سکھایا۔ وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا وہ رسالت مآب ﷺ پر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کبھی قرآن حکیم فرماتا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ﴾ ’’(دیکھو!) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور سب نبیوں پر مہر ہیں۔‘‘ (الاحزاب:40)

یعنی آپ ﷺ پر آ کر نبوت ختم ہوگئی۔ وحی کا دروازہ بند ہوگیا، جو خبریں آیا کرتی تھیں وہ بند ہوگئیں۔ نہ صرف آپ ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان ہوا بلکہ جو دین آدم علیہ السلام کے دور سے عطا ہو رہا تھا اس کی بھی تکمیل ہوگئی۔ پیغمبروں کے ہاں پہلے دن سے اسلام ہی کی تعلیم چلی آرہی ہے مگر ہر دور کی ضروریات کے مطابق اللہ تعالیٰ مزید ہدایت پیغمبروں کے ذریعے نازل فرماتا رہا۔ جب انسانیت اس قابل ہوئی کہ اس نے ریاستیں قائم کرلیں اور اب انسان اس قابل ہوگیا کہ وہ اجتماعی سطح پر نظام قائم کر سکے، گلوبل سطح پر بھی آ سکے، تب قرآن مجید بھی عطا کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مرتب: ابوابراہیم

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝٩﴾ (الحجر) ’’یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔‘‘

قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے کسی آسمانی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے نہیں لیا لیکن چونکہ آخری کتاب قرآن حکیم میں راہنمائی قیامت تک کے لیے عطا ہو رہی ہے اور اب نبوت اور وحی کا دروازہ بھی بند ہو چکا ہے اس لیے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ نے خود لے لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسرے کسی پیغمبر کے لیے نہیں فرمایا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے فرمایا کہ آپ ﷺ پر دین کی تکمیل کا اعلان فرما دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ﴾ (المائدۃ:3) ’’آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے، اور تم پر اِتمام فرما دیا ہے اپنی نعمت کا، اور تمہارے لیے میں نے پسند کر لیا ہے اسلام کو بحیثیت دین کے۔‘‘

یہ آیت کریمہ حجۃ الوداع کے موقع پر عطا ہوئی تھی۔ اللہ نے یہ دین نعمت کے طور پر دیا ہے۔ پچھلے انبیاء مخصوص قوموں کی طرف بھیجے گئے تھے اور وہ مخصوص وقت کے لیے اور مخصوص علاقے کے لیے تھے۔ چنانچہ ہر نبی کہتے تھے:

﴿يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ﴾ (الاعراف:59) ’’اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو، تمہارا کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے۔‘‘

لیکن رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اس طرح کے الفاظ نہیں آئے کہ آپ ﷺ کہیں اے میری قوم! البتہ آپ ﷺ نے عربوں سے بھی خاص خطاب فرمایا مگر آپ ﷺ کی دعوت تمام انسانیت کے لیے عمومی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ سے کہلوایا گیا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ﴾ (البقرۃ:21) ’’اے لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے رب (مالک) کی۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کا خطاب تمام انسانیت کے لیے ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا﴾ (سبا:28) ’’اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپ کو مگر تمام بنی نوعِ انسانی کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر۔‘‘

آپ ﷺ کی رسالت یونیورسل ہے اور اللہ تعالیٰ جو وحی

انسانیت کی بھلائی، راہنمائی اور ہدایت کے لیے بھیجتا رہا اس کی انتہا حضورﷺ کی رسالت میں جمع کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰۷﴾ (الانبیاء) ''اور (اے نبیﷺ!) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

رسول اللہﷺ کی یہ رحمت عمومی بھی ہے۔ مثال کے طور پر چرند ہوں، پرند ہوں یا جانور ہوں سب کے حقوق اللہ کے رسولﷺ نے بیان فرمائے۔ صحیح احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ ایک اونٹ رسول اللہﷺ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ آپﷺ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ اپنے مالک کی شکایت لگا رہا ہے۔ کسی کو آپﷺ نے دیکھا کہ اپنے جانور کے ساتھ ذرا سختی کر رہا ہے تو آپﷺ نے فرمایا کہ اتنی سختی کرنا جس کا تم کل اللہ کے سامنے جواب دے سکو۔ ایک مرتبہ آپﷺ نے فرمایا کہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے پر ایک عورت کی بخشش کی گئی ہے اور ایک عورت نے بلی کو باندھ کر بھوکا پیاسا رکھا اور وہ بلی مر گئی۔ اس عورت کو اس پر عذاب دیا گیا ہے۔ یہ جانوروں کے لیے رسالت مآبﷺ کی رحمتیں ہیں۔ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جس پیغمبرﷺ کی رحمتوں کا یہ عالم ہو ان کے پاس انسانوں کے لیے رحمت کا عالم کیا ہوگا۔ وہ جنگیں جو رسول اللہﷺ کے دور میں لڑی گئیں ان میں حضورﷺ جو جنگی ہدایات فرماتے تھے ان میں یہ شامل تھا کہ کسی عورت، بوڑھے، بچے، جانور کو نہ مارنا اور درختوں کو نہ کاٹنا۔ کوئی اپنی عبادت گاہ کے اندر ہو اس کو چھوڑ دینا، جو تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دے اس کو چھوڑ دینا، جو امان مانگ لے اس کو امان دے دینا۔ اس کے علاوہ کون بچا؟ جو لڑنے اور مرنے کے لیے آئے وہ آئے اور لڑے اور مرے۔ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ جنگ میں تو سب جائز ہے۔ لیکن محمد مصطفیٰﷺ کی رحمت ہے کہ آپﷺ نے جنگوں کو بھی پروٹوکولز اور آداب عطا فرمائے، خواہ وہ جنگیں کفار سے ہو رہی ہیں لیکن اللہ کی تعلیمات میں یہ رحمت ہے۔

عرب معاشرے کا بگاڑ پوری دنیا میں معروف تھا اس بگاڑ کی اصلاح حضورﷺ فرماتے ہیں۔ لوگ اپنی بیویوں کو ایک ہزار مرتبہ طلاق دے کر دوبارہ تعلق قائم کرتے تھے یہ عورت کی تذلیل تھی۔ اسلام نے تین طلاق کی پابندی لگا دی اور قواعد مقرر کر دیے۔ تین کے بعد عورت آزاد ہو جائے گی۔ اس طرح لوگ عورت کو وراثت کا حصہ سمجھ کر استعمال کیا کرتے تھے۔ یعنی ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو بقیہ لوگ بیوہ کو وراثت کا مال سمجھ کر اس کو استعمال کرتے۔ اللہ کے رسولﷺ جو شریعت لے کر آئے اس میں اس کی ممانعت کی گئی۔ اسی طرح یتیموں کے ساتھ ظلم و ستم ہوتا تھا لیکن اللہ کے رسولﷺ جو تعلیمات لے کر آئے ان میں اس حوالے سے بھی سخت احکامات عطا کیے گئے۔ اسی طرح انسانی معاشرت، نظام سیاست اور نظام معیشت میں آپﷺ نے اصلاحات فرمائیں جو پوری انسانیت کی بھلائی کے لیے ہیں۔ مغربی معاشروں، فرانس وغیرہ میں پچھلی صدی میں طے کیا گیا کہ عورت بھی انسان ہے ورنہ ماضی میں انہی اقوام میں عورت کو جانور بھی سمجھا گیا۔ معاذ اللہ! مسیحیت کے ماننے والوں نے عورت کی یہ تذلیل کی، یہاں تک کہہ بیٹھے کہ حوا نے آدم علیہ السلام سے غلطی کروائی تھی۔ معاذ اللہ! اور آج تک بچے کو جنم دینے کی جو تکلیف عورت کو ہوتی ہے یہ اسی جرم کی سزا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! محمد رسول اللہﷺ جو تعلیمات لے کر آئے اس میں بتایا کہ خطا کا معاملہ دونوں (آدم وحوا) سے ہوا تھا اور اس میں ہماری راہنمائی کا سامان ہے کہ دونوں نے دعا کی ہے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝۲۳﴾ (الاعراف)

''اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر، اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

رسول اللہﷺ جو تعلیمات لے کر آئے ان کے مطابق بچے کو جنم دینے کے دوران ایک عورت کا اگر انتقال ہو جائے

پریس ریلیز 17 جون 2022ء

متحدہ عرب امارات کا امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کے اتحاد کا حصہ بننا انتہائی شرم ناک ہے

شجاع الدین شیخ

متحدہ عرب امارات کا امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کے اتحاد کا حصہ بننا انتہائی شرم ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ 'آئی ٹو یو ٹو' نامی اس اتحاد میں اسلام دشمنی کی بنیاد پر امریکہ، اسرائیل اور بھارت فطری اتحادی ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران امریکہ نے نہ صرف کئی مسلم ممالک پر بلاواسطہ ناجائز جنگیں مسلط کر کے اُنہیں تباہ و برباد کیا بلکہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی سطح پر بالواسطہ تخریبی کارروائیوں سے تمام مسلم ممالک کو تختہ مشق بنائے رکھا۔ اسرائیل اور بھارت تقریباً پون صدی سے فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں اور آج بی جے پی کی حکومت بھارتی مسلمانوں کی باقاعدہ نسل کشی پر اُتر آئی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو جاننے اور پہچاننے کے باوجود اُس کے خلاف متحد ہونے کی بجائے تفرقے میں پڑی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ کئی مسلمان ممالک ایک دوسرے کے خلاف اِن ہی دشمنانِ اسلام کے در کے غلام بن چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک تمام مسلمان ممالک غیروں کی غلامی چھوڑ کر اللہ پر بھروسا نہیں کرتے اور امت واحدہ کی صورت اختیار نہیں کرتے، دنیا بھر میں ذلیل ورسوا ہی ہوتے رہیں گے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

تو اس کو ایک درجہ میں شہادت کا رتبہ ملے گا۔ دنیا میں آج بھی بیٹیوں کو عار سمجھا جاتا ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاں جب بیٹی کی ولادت ہوتی ہے تو ایک خادمہ کہتی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو بشارت دی کہ اللہ نے آپ ﷺ کو بیٹی عطا فرمائی ہے تو اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ اللہ اکبر کبیراً۔ پھر حضور ﷺ تیزی کے ساتھ گئے اور بی بی خدیجہ کو مبارک باد دی اور بیٹی کو سینے سے لگایا، اس کو چوما اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ رسول اللہ ﷺ تین بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی بشارت دیتے ہیں، دو بیٹیوں کی پرورش پر اللہ کے رسول ﷺ جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اولاد میں کسی کو کسی پر ترجیح دینے کی اجازت ہوتی تو میں بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دیتا۔ یہ حضور ﷺ کی رحمتیں انسانیت کے لیے ہیں۔ اس کے علاوہ حقوق العباد، ماں باپ کے حقوق، زوجین کے حقوق، پڑوسیوں کے ساتھ تعلق، رشتہ داروں کے حقوق، یتیموں کے حقوق، مسکینوں کے حقوق، مساوات کا معاملہ، ایک دوسرے کے کام آنے اور ایثار کا معاملہ، یہ تعلیمات حضور ﷺ لے کر آئے اور ان سب سے بلند تر وہ عادلانہ نظام ہے جو حضور ﷺ لے کر آئے۔ وہ نظام بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر رب کی غلامی میں لاتا ہے۔ اس نظام میں جو حکومت سنبھالے اس کی ذمہ داری کس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو قیامت کے دن عمر سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا: ''تمہارا ہر کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک کہ اس کا حق نہ دلوا دوں اور تمہارا ہر طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے جب تک اس سے حق لے کر کمزور کو نہ دلا دوں۔'' پھر اس نظام میں عام آدمی کو کتنا اختیار دیا گیا؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سیدھا چلوں تو تم کیا کرو گے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ؓ کی پیروی کریں گے۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا کہ اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو کیا کرو گے؟ تو لوگوں میں سے کسی نے تلوار دکھائی کہ اس سے سیدھا کریں گے۔ آپ ؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ مجھے ایسے ساتھی عطا کیے ہیں جو میری اصلاح کریں گے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے ہیں اور ایک شخص کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہم نہ آپ کی بات سنیں گے اور نہ آپ کی بات مانیں گے۔ آپ ؓ نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ آپ ؓ نے جو لباس پہنا ہوا ہے یہ تو اس کپڑے سے بن نہیں سکتا جو غنیمت میں آپ ؓ کو ملا۔ آپ ؓ کے فرزند نے وضاحت کر دی کہ میں نے اپنے حصہ کا کپڑا ابا کو دیا ہے تب ابا کا لباس بنا ہے۔ تب لوگوں نے کہا ہم آپ کی بات سنیں گے بھی اور آپ کی بات مانیں گے بھی۔ سبحان اللہ! اس سے اوپر کوئی آزادی اظہار رائے ہوگی؟

دنیا کو ایسا عدل کا نظام محمد مصطفیٰ ﷺ دے کر گئے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے انسانیت کو ایسا عدل کا نظام دیا، انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر رب کی غلامی میں آنا سکھایا ہے، انسانیت کو جینے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ یہ کس قدر احسان فراموشی ہے کہ آج اسی ذات کے بارے میں بھارت کی انتہا پسند جماعت بی جے پی کے کچھ لوگ بے ادبی اور گستاخی کر رہے ہیں؟ ان لوگوں کے نصیب میں ہدایت نہیں ہے اسی وجہ سے یہ لوگ اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

اس کا دوسرا پہلو ہمارے عقیدے اور ہمارے جذبات سے متعلق ہے۔ کبھی اللہ کا کلام کہتا ہے:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ﴾ (الاحزاب: 6) ''یقیناً نبی ؑ کا حق مومنوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ ہے اور نبی ؑ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اس اعتبار سے رسول اللہ ﷺ ہمارے روحانی والد بھی ہو گئے۔ اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا اور تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن ہماری روحانی مائیں ہیں۔ اب اگر کسی کے ماں باپ کو کوئی گالی دے اور اسے کچھ بھی نہ ہو تو کہا جائے گا کہ وہ بڑا ہی غیرت سے خالی ہے، اس کے اندر کچھ شرم و حیا نہیں۔ جو غیرت مند اور باایمان مسلمان ہوگا تو جب اس کے ماں باپ کو کوئی گالی دے تو وہ آپے سے باہر ہو جائے گا، اس کے چہرے کا رنگ بدل جائے گا، اس کے جذبات شاید قابو میں نہ رہیں اور وہ سامنے والے کو شاید جان سے بھی مار دے۔ یعنی جذبات یہاں تک آسکتے ہیں۔ اس وقت ہمارے نبی ﷺ اور امہات المومنین ؓ کی شان میں گستاخیاں کر کے عالم کفر ہمارا ٹیسٹ لے رہا ہے کہ بحیثیت مسلمان اُمت ہمارے اندر کوئی حیا، ایمان، غیرت باقی ہے یا نہیں ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے اور اللہ کے نمائندے کی حیثیت سے اللہ کے نبی ﷺ نے خود اس طرح کے معاملات میں حد نافذ کی ہے۔ کعب بن اشرف یہودی اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں بہت گستاخیاں کرتا تھا۔ آخر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کون مجھے اس کی ایذا رسانیوں سے نجات دلائے گا۔ چند صحابہ گئے اور اس کا سر قلم کر دیا۔ ابو رافع بھی یہود کا ایک بڑا لیڈر تھا اور گستاخیاں کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو بھیجا جو اس کا سر قلم کر کے لے آئی۔ فتح مکہ کا عظیم موقع ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے باقی تمام لوگوں کو معاف کر دیا لیکن گستاخ رسول جتنے بھی تھے ان کے نام لے لے کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ خانہ کعبہ کے غلاف میں بھی چھپے ہوں تو تب بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ ان سب کو قتل کر دیا گیا۔ اسی وجہ سے علماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ گستاخ رسول کا یہی انجام ہونا چاہیے۔ امام مالک ؒ فرماتے ہیں کہ اس امت کو جینے کا کوئی حق نہیں کہ جس کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی ہو اور وہ زندہ رہ جائے۔

اب میں ذرا کڑوی بات آپ کے سامنے رکھوں۔ اگر آج ہمارے کسی حکمران کی شان میں اس طرح کی غلاظت اور گستاخی والی باتیں کردی جائیں تو آپ سوچیے ہمارے سیاسی جماعتوں کے لوگوں کے جذبات کتنے بھڑک جاتے ہیں۔ آج اگر فوج کے سپہ سالار کے بارے میں کوئی کچھ کہہ دیتا ہے تو آپ پوری قوم اور ریاستی مشینری کے جذبات کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کی گستاخی ہو اور ہمیں کچھ نہ ہو تو پھر ہمارے لیے سوالیہ نشان ہے۔ بہر حال بعض عرب علماء نے آواز بلند کی اور عوام نے ساتھ دیا تو بھارت کی مصنوعات کا بائیکاٹ شروع ہوا اور پھر عرب حکمرانوں کی طرف سے بھی کچھ بات آئی ہے۔ جب دنیا کا پریشر آیا تو بی جے پی کے ان راہنماؤں کو معطل کیا گیا لیکن اتنا کافی نہیں ہے۔ جو ایک بھرپور آواز آنی چاہیے وہ ابھی نہیں آسکی۔ ماضی میں جب ڈنمارک میں خاکے بنائے گئے تھے تو سعودی عرب نے ڈنمارک کی مصنوعات بند کردی تھیں۔ ڈنمارک کے وزیر کو آکر معذرت کرنا پڑی تھی۔ فی الوقت یہ ایک حل ہے، لیکن یہ اصل حل نہیں ہے، OIC کے اجلاس ہو جائیں گے، ایجنڈا آجائے گا اس کے بعد کچھ نہیں، کوئی جرأت ایمانی ہمارے مسلمان حکمران دکھانے کو تیار نہیں ہیں۔ الا ماشا اللہ۔ انہیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ان کو پیٹ عزیز ہے یا ایمان عزیز ہے؟ کرسیاں عزیز ہیں، دنیا کے مفادات عزیز ہیں یا پھر نبی پاک ﷺ کی شفاعت تمہیں چاہیے۔ عرب ملکوں

نے اپنی بادشاہتیں بچانے کے لیے جو اتحادی فوج بنائی تھی وہ کہاں ہے؟ وہ کیوں حرکت میں نہیں آتی محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لیے؟ ہمارے ملک کے حکمرانوں نے بھی کوئی زور دار جواب نہیں دیا ہے، نہ عوام کی طرف سے کوئی واقعی پریشر ڈالا گیا۔ ہم توڑ پھوڑ کی بات نہیں کر رہے بلکہ اپنے جذبات کا اظہار تو کریں۔ ہمارے پاس منبر ہیں یہاں کر دیں گے۔ میڈیا میں موقع ملے گا وہاں بھی کریں گے، لیکن حکمرانوں کو سٹینڈ لینا پڑے گا۔ لاکھوں کی تعداد میں ہندو ہمارے عرب ممالک کے اندر نوکریاں کر رہے ہیں، ایک جھٹکا دیا جائے کہ ساروں کو نکال باہر کریں گے، تمہاری مصنوعات کو روک دیا جائے گا۔ بھارت کو دن میں تارے نظر آ جائیں گے۔ اگر یہ کام متحد ہو کر مستقل بنیادوں پر کیا جائے تو پورا عالم کفر گھٹنے ٹیک دے گا۔ کشمیر، فلسطین، روہنگیا مسلمانوں کے مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مغربی ممالک کے اندر مسلمان بچیوں کے حجاب اُتارے جاتے ہیں اور اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ہوتا ہے وہ بھی رک سکتا ہے۔ فی الوقت یہ ایک عارضی حل ہے، لیکن یہ اصل حل نہیں ہے، اصل حل کچھ اور ہے۔

جب تک کہ ہم نظام خلافت قائم نہیں کرتے اور اُمت ایک مرکز پر جمع نہیں ہوتی اور ہم اللہ کا دین قائم و نافذ نہیں کرتے تب تک اللہ کی مدد ہمارے شامل حال نہیں ہوگی۔ پڑوسی ملک افغانستان میں افغان طالبان نے کہا ہمیں شریعت عزیز ہے تو پوری دنیا کی ٹیکنالوجی ان کے خلاف فیل ہوگئی کیونکہ اللہ کی مدد ان کو حاصل تھی۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری ایام میں برطانیہ میں ایک سٹیج شو ہو رہا تھا جس میں گستاخی والے خاکے پیش ہونے تھے۔ خلیفہ نے برطانیہ کے سفیر کو بلا کر کہا کہ اس کو روک دو۔ سفیر نے کہا کہ اب تو ٹکٹیں فروخت ہو چکی ہیں۔ تو خلیفہ نے کہا پھر تلوار فیصلہ کرے گی۔ سفیر نے اپنے ملک پیغام بھیجا کہ اگر یہ سٹیج شو نہ روکا گیا تو خلیفہ نے تلوار کی دھمکی دی ہے۔ انہیں یہ سٹیج شو بند کرنا پڑا۔ جب خلافت کا نظام ہوگا تو پھر شریعت کے فیصلے نافذ ہوتے ہیں اور اللہ کی مدد بھی آتی ہے۔ تب جلسے، جلوسوں، نعروں اور بیانات کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عوام کو بھی اور ہمارے حکمرانوں کو بھی ہدایت دے اور دین کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(یکم تا 8 جون 2022ء)

بدھ (یکم جون) مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ نشر و اشاعت اور سوشل میڈیا کے ناظمین سے نائب امیر کی معیت میں میٹنگز کیں۔ شام کو DHA تنظیم کے مقامی امیر راحیل بھٹی سے ملاقات کی اور عشائیہ میں شرکت کی۔

جمعہ (3 جون) کو جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (04 جون) کو لاہور آنا ہوا۔ بعد ازاں طے شدہ پروگرام کے مطابق لاہور سے حلقہ بہاولنگر کے دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ عارف والا سے نائب ناظم اعلیٰ وسطی پاکستان محمد ناصر بھٹی بھی ساتھ ہو گئے۔ بہاولنگر میں بعد نماز ظہر و کھانا آرام کے لیے مقامی امیر کے ہاں قیام کیا۔ عصر کی نماز مقامی مسجد میں ادا کی۔ مغرب کے بعد 15 منٹ پہلے القریش میرج ہال پہنچے۔ بعد نماز مغرب وہاں پر اجتماع سے ''موجودہ حالات اور امت کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب کیا، جس میں علماء، تاجر، وکلاء کے علاوہ عام لوگوں نے شرکت کی، جن کی تعداد 1000 مرد اور 500 سے زائد خواتین کے لگ بھگ تھی۔ رات کے کھانے کے بعد نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقہ کی معیت میں ہارون آباد پہنچے۔ وہاں پر مقامی امیر ہارون آباد شرقی کے ہاں قیام کیا۔

اتوار (05 جون) کو 8:45 بجے مرکز تنظیم اسلامی ہارون آباد پہنچے۔ 9 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ رفقاء سے تعارف کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ آخر میں رفقاء سے تذکیری خطاب کیا۔ بعد ازاں حلقہ کے ذمہ داران سے تعارف اور سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ ظہرانہ اور نماز ظہر کی ادائیگی اور آرام کرنے کے بعد سہ پہر 3 بجے مروٹ روانگی ہوئی۔ مرکز پہنچ کر بعد نماز عصر مقامی امیر مروٹ کے رفقاء سے تعارف اور سوال و جواب کی نشست کے بعد مختصر خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب مسجد جامع القرآن میں ''کلمہ طیبہ اور اس کے تقاضے'' کے موضوع پر عمومی خطاب فرمایا۔ شرکاء کی تعداد کم و بیش 600 تھی۔ بعد نماز عشاء ایک رفیق تنظیم کے گھر مقامی ذمہ داران کے ساتھ کھانے میں شرکت کی اور رات کا قیام کیا۔

پیر (06 جون) کو بعد نماز فجر ہارون آباد واپسی ہوئی۔ ناشتہ کے بعد رفقاء اور ان کے اہل خانہ سے خطاب کیا، جس میں 20 رفقاء کے ساتھ 35 خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔ 11:40 بجے وکلاء بار ایسوسی ایشن ہارون آباد سے آدھ گھنٹہ خطاب کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب بھی ہوئے۔ وکیل عبدالستار خان نے تنظیم میں شمولیت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس پروگرام میں 60 کے قریب وکلاء اور 5 رفقاء تنظیم شریک ہوئے۔ بعد ازاں لاہور آنا ہوا اور پھر کراچی واپسی ہوئی۔

بدھ (08 جون) کو انجمن خدام القرآن سندھ کے آفس میں افغان کونسل جنرل سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بانی محترمؒ کی تحسین کی اور ان سے خیر سگالی نوعیت کی گفتگو رہی۔

نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ فیصل آباد کے مبتدی رفیق خواجہ کامران موسیٰ کے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0331-9652069

☆ بہاولپور کے رفیق چودھری افتخار علی کی ہمشیرہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0333-6388277

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

قرآن حکیم کا فلسفۂ قربانی

مولانا محمد یوسف خان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید سورۃ الحج میں ارشاد فرماتے ہیں:
"اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ اللہ کا نام لیں، ان جانوروں پر جو ہم نے ان کو عطا کیے ہیں"
قرآن مجید میں قربانی کے لیے تین لفظ آئے ہیں۔ ایک نسک، دوسرا نحر اور تیسرا قربان۔
نسک: یہ لفظ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے کہیں عبادت، کہیں اطاعت اور کہیں قربانی کے لیے جیسے سورہ حج کی آیت 34 میں فرمایا:۔
''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کر دی ہے۔''
یہاں یہ لفظ جانور کی قربانی کے لیے ہی آ رہا ہے کیونکہ اس کے فوراً بعد من بھیمۃ الانعام کا لفظ ہے یعنی ان چوپایوں پر اللہ کا نام لے کر قربانی کریں جو اللہ نے ان کو عطاء کیے۔ دوسرا لفظ قربانی کے لیے قران مجید میں نحر کا آیا ہے جو سورۃ الکوثر میں ہے:۔
''یعنی اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔''
اور قربانی کا لفظ قرآن مجید میں سورہ مائدہ کی 27 ویں آیت میں آیا ہے جہاں حضرت آدمؑ کے دونوں بیٹوں ہابیل اور قابیل کے واقعہ کا ذکر ہے۔
"یعنی آپ ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ سنایئے کہ جب دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی"
ہم اردو میں لفظ قربانی ہی عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں قربانی کا ایک خاص مفہوم ہے جس کا تذکرہ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں فرمایا ہے کہ:۔
"یعنی قربانی ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے وہ جانور ذبح کر کے ہو یا صدقہ وخیرات کر کے۔ چنانچہ عرف عام میں قربانی کا لفظ جانور کی قربانی کے لیے بولا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا آدمؑ ہی کے زمانے سے شروع ہوا۔
قرآن مجید کے مطابق پہلے انبیاء کے دور میں قربانی کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان یہ تھی کہ جس قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے تو ایک آگ آسمان سے آتی اور اس کو جلا دیتی۔ جب رسول اللہ نے مدینہ طیبہ میں مقیم یہودیوں کو ایمان لانے کی دعوت دی تو سورہ آل عمران کی آیت 183 میں بیان فرمایا کہ انہوں نے کہا:۔
''یعنی اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھا لے۔''
حالانکہ یہ یہود کی انتہائی غلط بیانی تھی لیکن امت محمد یہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص انعام ہے کہ قربانی کا گوشت ان کے لیے حلال کر دیا گیا لیکن ساتھ ہی یہ وضاحت فرما دی کہ قربانی کا مقصد اور اس کا فلسفہ گوشت کھانا نہیں بلکہ ایک حکم شرعی کی تعمیل اور سنت ابراہیمیؑ پر عمل کرتے ہوئے ایک جان کو اللہ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔ چنانچہ واضح الفاظ میں فرمایا:۔
''یعنی اللہ کے پاس ان قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے بلکہ تمہارا التقویٰ پہنچتا ہے۔''
یعنی قربانی کا گوشت کھانا کوئی مقصد نہیں بلکہ سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے خالص اللہ کے لیے جان قربان کرنا اصل مقصد ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہوا:
''یعنی جب ابراہیمؑ کا بیٹا اسماعیلؑ اس قابل ہو گیا کہ باپ کے ساتھ چل کر ان کے کاموں میں مددگار بن سکے تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ سعادت مند بیٹا بھی تو خلیل اللہ کا بیٹا تھا۔ کہنے لگے: ابا جان آپ وہ کام کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔''
"جب باپ بیٹا قربانی کے لیے تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے چہرہ کے بل کروٹ پر لٹا دیا"
تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
''اے ابراہیم آپ نے خواب کو سچا کر دکھایا، اس کے ساتھ ہی ایک دنبہ حضرت اسماعیلؑ کے بجائے قربانی کے لیے نازل کر دیا''
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ابراہیم خلیل اللہ کے اس عمل کو پسند فرما کر قیامت تک ان کی یاد کو زندہ رکھنے کے لیے قربانی ہر صاحب استطاعت پر واجب کر دی، ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص ہیں وہ صرف ان مقامات پر حاجی حضرات کے لیے خاص کر دی گئیں، جس میں جمرات (کنکریاں مارنا) اور صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانا اور قربانی کرنا تمام امت مسلمہ کے استطاعت رکھنے والے افراد کے لیے واجب فرمایا۔
چنانچہ خود رسول اکرم ﷺ اور تمام صحابہؓ اور پوری امت کے مسلمان ہر خطے اور ملک میں اس پر عمل کرتے رہے اور قربانی کو شعائر اسلام میں شمار کیا گیا۔ سورۃ حج کی آیت 36 میں فرمایا:۔
"یعنی قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے شعائر اللہ یعنی اللہ کی عظمت کا نشان بنایا ہے اس میں تمہارے لیے خیر ہے"
اس لیے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قربانی کا فلسفہ اور اس کی حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ انسان قربانی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے لیے جان قربان کرتا ہے، اس میں گوشت کھانا مقصود نہیں اور نہ اس میں ریاکاری دکھاوا آئے اور نہ کوئی اور وسوسہ آنے پائے، یہ خاص اللہ کے لیے جان اور مال کو قربان کرنا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا جو امت کے ایمان کا حصہ ہے کہ:
''آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہی ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''
اللہ رب العزت ہمیں اس اخلاص اور اس جذبہ سے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر ڈالر کی اڑان اسی طرح جاری رہی تو ہماری سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ معیشت کو صحیح بنیادوں پر اُستوار کیا جائے: ایوب بیگ مرزا

پوری دنیا کا معاشی بحران سودی نظام کی وجہ سے ہے۔ جس دن سودی نظام کا شکنجہ ختم ہو جائے تو دنیا میں اقوام ایک بار پھر خود کفالت کی طرف بڑھنا شروع ہو جائیں گی: رضاء الحق

میزبان: وسیم احمد

پاکستانی معیشت اور مہنگائی کا جن؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

سوال: پاکستانی معیشت کچھ عرصہ پہلے تک قدرے مستحکم تھی لیکن اب یوں محسوس ہو رہا ہے کہ معیشت حکومتی کنٹرول سے باہر ہے اور کسی اور ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ معیشت کو اس نہج تک پہنچانے کا ذمہ دار کون ہے؟

ایوب بیگ مرزا: گزشتہ دس سالوں کا مختصر جائزہ لیں تو ہمارا جی ڈی پی 1.7 سے 5.8 فیصد کے درمیان رہا۔ لیکن 2019ء میں کورونا آیا جس سے پوری دنیا کے ممالک متاثر ہوئے تو پاکستان کی شرح نمو ایک فیصد سے بھی کم ہو گئی۔ پھر 22-2021ء میں حکومت نے بڑی کامیابی حاصل کی اور پاکستان کی شرح نمو 6 فیصد ہو گئی اسی دوران پی ٹی آئی کی حکومت نے آئی ایم ایف کے ساتھ طے کیا تھا کہ ہم پٹرول کا ریٹ ہر ماہ چار روپے بڑھائیں گے اور 2022ء کے آخر تک پٹرول کا ریٹ 30 روپے تک بڑھا دیں گے۔ فروری میں یہ معاہدہ ہوا اور شوکت ترین نے اس پر دستخط کیے۔ لیکن بعد میں حکومت نے سمجھا کہ اس سے عوام پر بوجھ زیادہ پڑے گا تو انہوں نے اپنے ذرائع بدلنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ہماری حکومت نے روس سے رابطہ کیا جس کا پٹرول 30 فیصد کم ریٹ پر مل سکتا تھا۔ عمران خان اور پیوٹن کے درمیان اس پر بات ہوئی اور ابھی اس پر عمل درآمد کی شکل نہیں بنی تھی۔ اگر یہ معاہدہ عملی طور پر طے پا جاتا تو پٹرول کا ریٹ شاید بڑھانا ہی نہ پڑتا۔ لیکن اس سے پہلے ہی تحریک عدم اعتماد کے ذریعے پرانی حکومت چلی گئی اور وہ معاہدہ طے نہ پا سکا۔

سوال: اگر روس سے معاہدہ نہیں ہوا تھا تو آئی ایم ایف کو ٹھکرا دینے کی کیا ہماری غلطی نہیں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اصل میں آخری فیصلہ چیف ایگزیکٹو نے کرنا ہوتا ہے۔ پیوٹن اور عمران خان کی ملاقات ایک گھنٹے کی ہونی تھی لیکن وہ تین گھنٹے تک چلی گئی۔ اگر دونوں سربراہان اس معاملے میں راضی ہو گئے تھے تو اس کے بعد معاہدے میں کوئی رکاوٹ تھی ہی نہیں، صرف رسمی کارروائی باقی رہ گئی تھی۔ معاہدہ لازمی طے پانا تھا لیکن تحریک عدم اعتماد کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آئی ایم ایف کی طرف سے مطالبہ آ رہا ہے کہ پٹرول کی قیمت بڑھا کر 270 روپے کی جائے۔ ابھی حکومت اس کی قیمت 210 تک لائی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری بین الاقوامی موڈل کی کریڈٹ ریٹنگ منفی ہو گئی ہے اور ڈالر بالکل آؤٹ آف کنٹرول ہوتا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر تحریک عدم اعتماد کا معاملہ نہ ہوتا تو کم از کم پٹرول کا معاملہ بڑی خوبصورتی سے حل ہو جانا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوا ہے۔ جب بھی پاکستان کے لیے کوئی بریک تھرو ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی باہر سے رکاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ یہاں حکومت کوئی بھی ہو ہمیں پاکستان کی بہتری منظور ہے۔ اگر یہ ملک معاشی لحاظ سے ترقی کرے گا تو صحیح معنوں میں پاکستان بنے گا۔ کیونکہ موجودہ دور میں عسکری قوت کا انحصار بھی معاشی قوت پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی ملک معاشی طور پر مضبوط نہیں ہے تو وہ عسکری طور پر بھی مضبوط نہیں ہوگا۔ اللہ کرے کہ اب کوئی ایسا سبب بن جائے اور ہم اس مشکل سے نکل آئیں۔ دو ماہ میں بیس روپے سے زیادہ ڈالر میں اضافہ ہوا ہے اگر ڈالر کی اڑان اسی طرح رہی تو ہماری سکیورٹی کا بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ معیشت کو صحیح بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

سوال: موجودہ معاشی بحران میں کیا خدانخواستہ پاکستان دیوالیہ ہونے کی طرف تو نہیں جا رہا یا پاکستان کے معاشی حالات سری لنکا کی طرح کے تو نہیں ہو رہے؟

رضاء الحق: اصل میں عالمی استعماری نظام کا ایک گوشہ کیپٹلزم ہے اور کیپٹلزم ہی وہ جن ہے جس کے اندر دنیا کے موجودہ نظام کی جان ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی مالیاتی اداروں کا وجود میں آنا کوئی حادثاتی طور پر نہیں تھا۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک دراصل بریٹن ووڈ اکارڈ کے نتیجے میں معرضِ وجود میں لائے گئے گویا یہ طے کیا گیا کہ دنیا کے ممالک اپنے معاشی معاملات کس طرح طے کریں گے، کون سا طریقہ کار دنیا کے اوپر رائج کیا جائے گا۔ کیپٹلزم کے مقابلے میں کمیونزم تھا جس میں سب کچھ ریاست کے پاس تھا اور عوام کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں تھے چنانچہ اسے تو بہر حال ختم ہونا ہی تھا۔ کیونکہ وہ ایک غیر فطری نظام تھا۔ ان مالیاتی اداروں میں آئی ایم ایف بہت اہم ہے۔ اس کے ساتھ پاکستان کا تعلق 1988ء کے بعد زیادہ نظر آتا ہے جب پہلی مرتبہ پاکستان نے آئی ایم ایف کے Extended Fund Facility کو استعمال کرنا شروع کیا۔ یہ وہی EFF ہے

جس کے تحت ابھی بھی ہم معاہدہ کرنے جا رہے ہیں اور یہ ہمارا 24واں پروگرام ہوگا۔ پاکستان میں معاشی بحران تقریباً پندرہ سال پہلے بڑھنا شروع ہوا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ڈالر کے ذخائر باقاعدگی سے گرتے جا رہے ہیں۔ ڈالر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امریکہ کی کرنسی ہے لیکن اس کی عالمی استعماری نظام میں ایک حیثیت بھی ہے کیونکہ ڈالر عالمی استعمار کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ جتنی عالمی تجارت ہوتی ہے وہ سب ڈالر کے اندر ہوتی ہے۔ امریکہ کی اکانومی جتنی مرضی نیچے آجائے ڈالر کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا جب تک اس نظام کو چلانے والے نہ چاہیں۔ پاکستان میں پٹرول، بجلی اور گیس کا بحران نظر آرہا ہے جن کی وجہ سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہوگا۔ دوسری طرف گندم کا بحران بھی آرہا ہے۔ وزیر خزانہ نے اشارہ دیا ہے کہ ہمیں روس، یوکرائن یا جہاں سے بھی گندم ملے وہ لینی پڑے گی۔ اسی طرح ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق 2025ء تک پاکستان میں پانی کا بحران بھی آنے والا ہے۔ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ 2040ء تک پاکستان پانی، فوڈ سپلائی جیسے بحرانوں کی زد میں آنے والا ہے۔ اب بظاہر یہ سارے حالات سری لنکا ماڈل کی طرف جا رہے ہیں لیکن چند چیزیں ایسی ہیں جو پاکستان میں سری لنکا سے مختلف ہیں۔ ایک یہ کہ گزشتہ دنوں پاکستان نے پٹرول، بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کیا جس کی بنیاد پر آئی ایم ایف کا پروگرام ہمیں مل جائے گا جو ہماری گردن کا طوق ہے۔ کیونکہ ہم ان کی شرائط پوری کر رہے ہیں۔ آئی ایم ایف سے قرضہ مل گیا تو پھر کئی دوسرے ممالک بھی ہمیں قرضہ دیں گے۔ لیکن اس کی قیمت مستقبل میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جن ممالک میں سیاسی عدم استحکام ہوتا ہے اور اس کو حل نہیں کیا جاتا وہاں معاشی عدم استحکام لازمی آتا ہے۔ ہمارے لیے نظریاتی طور پر اور معاشی طور پر مضبوط ہونا بہت اہم ہے۔ اگر ہم ان معاملات کو حل کر پائے اور مستقبل کے حوالے سے لانگ ٹرم منصوبے بنانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر سری لنکا ماڈل سے ہم بچ سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ!

سوال: ہمارے موجودہ معاشی بحران میں ہمارے سیاسی عدم استحکام کا کتنا تعلق ہے اور کیا نئے انتخابات اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نئی حکومت ان مسائل کا حل ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میرا خیال ہے کہ ہمیشہ سیاسی بحران ہی معاشی بحران کو جنم دیتا ہے۔ دنیا کے جن ممالک میں سیاسی استحکام ہوگا وہاں معاشی بحران نہیں ہوگا۔ اگر پاکستان کی تاریخ کو دیکھیں تو اگرچہ آمریت ناپسندیدہ اور غیر جمہوری ہے لیکن ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ان ادوار میں معاشی ترقی ہوئی۔ ایوب خان کے مارشل لاء کے دور میں پاکستان میں صنعتیں لگیں، پیسہ عام ہوا، لوگوں کی بحیثیت مجموعی صورت حال بہتر ہوئی۔ وہ پاکستان کی معاشی ترقی کا گولڈن دور تھا۔ پھر ضیاء الحق کے دور میں پیسہ کے ساتھ ساتھ ڈالر بھی عام ہوا۔ اسی طرح مشرف نے تقریباً نو سال حکومت کی۔ وہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ حکمران متصور ہوتا ہے لیکن اس نے جب حکومت سنبھالی تو ڈالر 60 روپے کا تھا اور جب اقتدار چھوڑا تو بھی ڈالر 60 روپے کا ہی تھا۔ عوام کا اس سے کوئی سروکار نہیں کہ آمریت ہے یا جمہوریت، انہیں صرف اس سے غرض ہوتی ہے کہ مہنگائی کون سی حکومت کم کرتی ہے۔ بہرحال اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ فوجی حکومت لے آئیں۔ اس حوالے سے سیاستدانوں کو عقل سے کام لینا چاہیے۔ انہیں اقتدار کے حصول کے لیے فوج کی مدد نہیں حاصل کرنی چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ آپس میں خوب لڑیں لیکن وہ فوج کے پاس بھاگ کر نہ جائیں کہ اسے اٹھا دو اور مجھے بٹھا دو۔ ہمارا پڑوسی ملک بھارت ہے وہاں سیاستدان آپس میں لڑتے ہیں لیکن وہ فوج کو اپنی لڑائی میں قریب بھی نہیں آنے دیتے۔ ایک دفعہ انڈیا کے وزیراعظم پاکستان آئے تھے۔ اس وقت ان کی وقت ان کی حکومت کے ساتھ سیاسی جنگ شدت کے ساتھ چل رہی تھی۔ ان سے صحافیوں نے پوچھا کیا انڈیا میں مارشل لاء آسکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر وہاں مارشل لاء آگیا تو میں اپنے سارے کارکنوں سمیت ریل کی پٹڑی پر لیٹ جاؤں گا اور پورا ملک جام کر دوں گا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں اتنی سیاسی کشیدگی کے باوجود مارشل لاء نہیں لگتا۔

> ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق 2025ء تک پاکستان میں پانی کا بحران بھی آنے والا ہے اور 2040ء تک پاکستان پانی، فوڈ سپلائی جیسے بحرانوں کی زد میں ہوگا۔

سوال: 2018ء کے انتخابات سے پہلے پاکستان کے جو بھی معاشی حالات تھے وہ پاکستان کے حکمرانوں کی وجہ سے تھے کیونکہ وہ قوم کا پیسہ ملک سے لوٹ کر باہر لے گئے تھے اور یہاں ایک معاشی ایمرجنسی کی سی کیفیت تھی۔ لیکن 2018ء کے انتخابات کے بعد تو یہاں باقاعدہ سیاسی سیٹلمنٹ ہوئی کہ مرکز اور تین صوبوں میں ایک پارٹی کی حکومت آگئی لیکن اس دوران بھی معاشی بحران دن بدن بڑھتا رہا، انفلیشن ریٹ 5 فیصد سے 13 فیصد تک گیا، بیرونی قرضے 23 ہزار ارب روپے بڑھے۔ یہ معاشی بحران تو سیاسی سیٹلمنٹ کے بعد بھی آیا؟

ایوب بیگ مرزا: ہمارے ہاں معاملہ صرف مارشل لاء تک نہیں رہا بلکہ جی ایچ کیو سے بھی مداخلت ہوتی رہی۔ 2013ء سے 2018ء تک تقریباً 35 بلین قرضے لیے گئے تھے۔ 2009ء میں ہمارے ریزرو تقریباً 12.8 بلین ڈالر تھے جو پھر بڑھتے چلے گئے اور پھر جب عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد آئی ہے اس سے پہلے یہ ریزرو 22.6 بلین ڈالر تھے۔ پھر ایک سیاسی عدم استحکام شروع ہوا تو دو تین ہفتے کے اندر اندر ڈاؤن فال شروع ہو گیا۔ جو سیاسی عدم استحکام کا نتیجہ تھا۔ جہاں تک نئے انتخابات اور مسائل کے حل کا تعلق ہے تو کوئی جماعت ان کو آسانی سے حل نہیں کر سکے گی کیونکہ پاکستان کے مسائل گھمبیر ہیں لیکن الیکشن تو پھر بھی کرانے چاہئیں۔ چاہے نئی حکومت اس سے بھی بری پرفارمنس دے لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دوسرا حل نہیں ہے۔ کیا ہم دوبارہ فوج کو حکومت دے دیں؟ کہتے ہیں کہ ایوب خان آیا بہت اچھا کام کیا لیکن آکر بہت غلط کیا۔ کیونکہ فوجی آمر کے پاس آنے کے لیے راستہ ہوتا ہے واپس جانے کے لیے اس کے پاس راستہ کوئی نہیں ہوتا جس کی وجہ سے سیاسی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے ہم کسی مارشل لاء کی حمایت نہیں کریں گے۔

سوال: حال ہی میں فیڈرل شریعت کورٹ کا سود کے خلاف فیصلہ آیا ہے۔ کیا اس فیصلہ پر عمل درآمد کر کے اور سود کو مکمل طور پر ختم کر کے پاکستان کو معاشی طور پر خود کفیل

بنایا جاسکتا ہے؟

رضاء الحق: بانیٔ پاکستان قائد اعظم نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کا معاشی پروگرام دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا:

''اس وقت مغربی اقتصادی نظام نے تقریباً ناقابل حل مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ افراد کے مابین انصاف کرنے اور بین الاقوامی سطح سے ناچاقی کو دور کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔ مغربی اقدار، نظریئے اور طریقے خوش وخرم اور مطمئن قوم کی تشکیل کی منزل کے حصول میں ہماری مدد نہیں کرسکیں گے۔ ہمیں اپنے مقدر کو سنوارنے کے لیے اپنے ہی انداز میں کام کرنا ہوگا اور دنیا کے سامنے ایک ایسا اقتصادی نظام (اسلامی معاشی نظام) پیش کرنا ہوگا جس کی اساس انسانی مساوات اور معاشرتی عدل کے سچے اسلامی تصور پر استوار ہو۔ اس طرح ہم مسلمان کی حیثیت سے اپنا مقصد پورا کرسکیں گے اور بنی نوع انسان تک پیغام امن پہنچاسکیں گے۔''

لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ پھر ہمارے ہاں 1971ء کا آئین موجود ہے جس کے آرٹیکل F-38 کے اندر موجود ہے کہ حکومت جلد از جلد سود کا خاتمہ کرے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے سے یہ بحث چل رہی تھی کہ ملکی معیشت کو سود سے پاک کیا جائے لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ پھر اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ میں یہ معاملہ آتا رہا اور ربا کی تعریف، بنک انٹرسٹ وغیرہ جیسے موضوعات زیر بحث آتے رہے۔ 1991ء میں جسٹس تنزیل الرحمن مرحوم نے بہت اچھا فیصلہ لکھ کر دیا جس میں بنک انٹرسٹ کو سود قرار دیا گیا۔ پھر 1999ء میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے اس فیصلے کی توثیق کی۔ لیکن مشرف دور میں روشن خیالی کی لہر ملک میں چل گئی تھی جس کی وجہ سے ان فیصلوں کو اوورٹرن کر دیا گیا۔ اس میں ہماری سیاسی حکومت کا کردار بھی تھا کہ جب سود کے خلاف فیصلہ آتا تھا تو وہ اپیل کے لیے عدالت میں چلی جاتی تھی اور پھر یہ معاملہ ریمانڈ میں چلا گیا۔ اب شریعت کورٹ نے 2022ء میں اسی فیصلے کی توثیق کر دی اور کچھ ڈیڈ لائنز بھی دیں۔ (1) یکم جون 2022ء تک دس قوانین میں انٹرسٹ اور اس کے مترادف الفاظ کو ختم کر دیا جائے یا وہ ختم متصور ہوں گے اور ان الفاظ کے ساتھ وہ قوانین نفاذ العمل نہیں رہیں گے۔ (2) دوسری ڈیڈ لائن کے مطابق 31 دسمبر 2022ء تک ربا سے متعلق تمام قوانین کی جگہ پارلیمنٹ نئے قوانین پاس کرے۔ (3) تیسری ڈیڈ لائن میں ریاست کو ہدایت کی گئی ہے کہ 31 دسمبر 2027ء تک وہ سود کا مکمل خاتمہ کر دے اور پاکستان کی معیشت کو اسلامی اصولوں پر لایا جائے۔ بہرحال اس حوالے سے عدالت نے حکومت کو ایک فریم ورک دیا ہے کہ کس طرح ہم پاکستان کی اکانومی کو اسلامی معیشت میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ اس معاملے میں ہماری حکومتوں کو پورے خلوص کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ حقیقت اب سب کو معلوم ہوچکی ہے کہ دنیا کی معیشت کو سود نے گرایا ہے۔ اس سودی نظام کی وجہ سے پوری دنیا میں معاشی بحران ہے۔ جتنی پیداوار آج کے دور میں ہورہی ہے کبھی تاریخ میں اتنی نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود دنیا میں غربت ہے کیونکہ سود کی نحوست کی وجہ سے بے برکتی ہے۔ انفرادی اور اجتماعی اور ممالک کی سطح پر جب سود کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ عالمی سطح پر سودی نظام کا شکنجہ ختم ہوگا تو پھر خود کفالت کی طرف بڑھنا شروع ہوجائیں گے۔ ان شاءاللہ!

سوال: پاکستان میں جس تیزی سے پٹرول، بجلی اور گیس کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور مہنگائی کا طوفان ہے اور اس کے نتیجے میں جو غربت پیدا ہورہی ہے اس کی وجہ سے معاشرے پر جو نفسیاتی اثرات آتے ہیں وہ کس لیول کے ہیں اور ہم انفلیشن ریٹ کو کس طریقے سے مستقل بنیادوں پر کم کرسکتے ہیں۔ اس حوالے سے حکومت وقت کو کیا اقدامات لینے چاہئیں؟

ایوب بیگ مرزا: یقیناً یہ ہوشربا مہنگائی پچھلے دور سے ہورہی ہے اور تیز تر ہورہی ہے اور اس کے اثرات معاشرے پر بہت زیادہ ہوئے ہیں۔ جب لوگوں کا کچن ڈسٹرب ہوتا ہے تو گھروں میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسانوں کی بنیادی ضروریات ہیں جب ان میں کوئی خلل آجاتا ہے تو ذہنوں میں بھی خلل آجاتا ہے، انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ جہاں تک نفسیاتی اثرات اور انفلیشن ریٹ کا معاملہ ہے تو اس حوالے سے لوگ وقت کی حکومتوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر حکومتیں اپنے اللے تللے میں پڑی ہوں تو اس کے نتیجے میں عوام میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے وزیراعظم نے ترکی کا دورہ کیا تو اس کے لیے 26 کروڑ کے اشتہارات اخباروں کو دیے گئے۔ یہ سارا پیسہ عوام کے لیے بچایا جاتا۔ اسی طرح دورہ ترکی میں 54 افراد کا وفد لے جایا گیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں کوئی کام ہوا ہی نہیں یعنی رتی بھر کا فائدہ نہیں ہوا، MOU بھی دستخط نہ ہوا۔ لیکن عوام کا پیسہ خرچ ہوا۔ پھر سب سے بڑی تکلیف دہ بات یہ ہوئی کہ رول آف دی لاء کو پاؤں تلے روندا گیا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی بہت insult ہوئی ہے کہ اردگان کے ساتھ ملاقات میں ہمارے وزیراعظم کے ساتھ ایک صاحب ایسے بیٹھے ہیں جو اشتہاری ملزم ہیں۔ حالانکہ وہ کوئی حکومت کے ملزم نہیں ہیں بلکہ عدالت کے ملزم ہیں۔ گویا ریاست کے ملزم ہیں۔ جمہوریت کے تین ستون ہیں: عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ۔ اگر ایک ستون ایک فیصلہ کرتا ہے اور کسی کو اشتہاری قرار دیتا ہے اور دوسرا ستون اس کو اپنے ساتھ کرسی پر بٹھاتا ہے تو دوسرے ملک والے کیا سوچیں گے؟ اسی طرح وزیراعظم ہاؤس میں ساڑھے سات کروڑ روپے صرف سوئمنگ پول کی تزئین و آرائش کے لیے مختص کر دیے گئے۔ پھر یہ کہ 25 کروڑ وکلاء میں تقسیم کیے گئے۔ یہ سارا پیسہ عوام کا ہے۔ حکومتی وزیر خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس زہر کھانے کو پیسے نہیں ہیں لیکن دوسری طرف ان اللے تللوں میں پیسہ اڑایا جارہا ہے۔ اس سے نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ میں کوئی اکانومسٹ نہیں ہوں لیکن انفلیشن کا سیدھا سادہ حل یہ ہے کہ اگر کوئی ملک اپنی آمدن سے بڑھ کر خرچ کرتا ہے تو اس سے انفلیشن پیدا ہوگی۔ جب تک ہم اپنے اخراجات کو کنٹرول نہیں کرتے اور اپنی آمدن کو نہیں بڑھاتے اور فضولیات کو نہیں چھوڑتے تو پھر انفلیشن تو پیدا ہوگی۔ ہر حکومت کو اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ وہ اپنے ذرائع آمدن کو بڑھائے اور جب تک آمدن کے ذرائع نہیں بڑھتے اس وقت تک اخراجات کو کنٹرول کرے۔ تب انفلیشن ریٹ کنٹرول میں رہے گا۔

۞۞۞

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

حج کی اہمیت وفضیلت

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

اشہرِ حج یعنی حج کے ایام شروع ہو چکے ہیں، دنیا کے کونے کونے سے ہزاروں عازمین حج، حج کا ترانہ یعنی لبیک پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچ رہے ہیں، کچھ راستے میں ہیں اور کچھ جانے کے لیے تیار ہیں۔ جلدی ہی لاکھوں حجاج کرام اسلام کے پانچویں اہم رکن کی ادائیگی کے لیے دنیاوی ظاہری زیب وزینت کو چھوڑ کر اللہ جل شانہٗ کے ساتھ والہانہ محبت میں مشاعر مقدسہ (منیٰ، عرفات اور مزدلفہ) پہنچ جائیں گے اور وہاں حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ پر حج کی ادائیگی کر کے اپنا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عظیم قربانیوں کے ساتھ جوڑیں گے۔ حج کو اسی لیے عاشقانہ عبادت کہتے ہیں کیونکہ حاجی کے ہر عمل سے وارفتگی اور دیوانگی ٹپکتی ہے۔ حج اس لحاظ سے بڑی نمایاں عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، مالی اور بدنی تینوں پہلوؤں پر مشتمل ہے، یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں ہے۔

حج کی فرضیت کے بعد ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے

اس اہم عبادت کی خصوصی تاکید احادیث نبویہ میں وارد ہوئی ہے اور اُن لوگوں کے لیے جن پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن دنیاوی اغراض یا سستی کی وجہ سے بلا شرعی مجبوری کے حج ادا نہیں کرتے، سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فریضۂ حج ادا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ اسے کیا عذر پیش آجائے۔'' (مسند احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے (یعنی جس پر حج فرض ہو گیا ہے) اس کو جلدی کرنی چاہیے۔'' (ابوداؤد)

❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔'' (الدارمی) (یعنی یہ شخص یہود ونصاریٰ کے مشابہ ہے)۔

❁ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو شہر بھیج کر تحقیق کراؤں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انھوں نے حج نہیں کیا، تاکہ ان پر جزیہ مقرر کر دیا جائے۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جس نے قدرت کے باوجود حج نہیں کیا، اس کے لیے برابر ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا)

حج کی اہمیت وفضیلت

احادیث نبویہ میں حج بیت اللہ کی خاص اہمیت اور متعدد فضائل احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں، چند احادیث حسب ذیل ہیں:

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج مقبول۔'' (بخاری ومسلم)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہیں کیا تو وہ (پاک ہو کر) ایسا لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک تھا)۔'' (بخاری ومسلم)

❁ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پے در پے حج وعمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (حج وعمرہ) فقر یعنی غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

❁ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (مسلم)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو حج پیدل کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔'' (بزاز، کبیر، اوسط)

عورتوں کے لیے عمدہ ترین جہاد حج مبرور

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کیا عورتوں پر بھی جہاد (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خوں ریزی نہیں ہے اور وہ حج مبرور ہے۔'' (ابن ماجہ)

حجاج کرام اللہ کے مہمان ہیں اور ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں تو وہ قبول فرمائے، اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔'' (ابن ماجہ)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اُس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے اپنی مغفرت کی دعا کے لیے کہو کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ

اس کے گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہے۔'' (مسند احمد)

حج کی نیکی' لوگوں کو کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور سلام کرنا

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کی نیکی' لوگوں کو کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا ہے۔'' (رواہ احمد والطبرانی)۔ مسند احمد اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حج کی نیکی' کھانا کھلانا اور لوگوں کو کثرت سے سلام کرنا ہے۔''

حج وعمرہ میں خرچ کرنا اجروثواب کا باعث:

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے، یعنی حج میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کے بقدر ہے یعنی جتنا زیادہ اس پر خرچ کیا جائے گا اتنا ہی ثواب ہوگا۔'' (الحاکم)

حج کا ترانہ لبیک:

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کی انتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے (یعنی ہر چیز ساتھ میں لبیک کہتی ہے)۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

بیت اللہ کا طواف

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس (120) رحمتیں روزانہ اِس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر۔'' (طبرانی)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور دو رکعت ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔'' (ابن ماجہ)

حجر اسود، مقام ابراہیم اور رکن یمانی

❁ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجر اسود اور مقام ابراہیم قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کر دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتے۔'' (ابن خزیمہ)

❁ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔'' (ترمذی)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجر اسود کو اللہ جل شانہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جن سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اُس شخص کے حق میں جس نے اُس کا حق کے ساتھ بوسہ لیا ہو۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں پتھروں (حجر اسود اور رکن یمانی) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (ترمذی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں، جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے: (اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) تو وہ سب فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (یعنی یا اللہ! اس شخص کی دعا قبول فرما)۔'' (ابن ماجہ)

حطیم' بیت اللہ کا ہی حصہ

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں لے گئے اور فرمایا: ''جب تم بیت اللہ (کعبہ) کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ (کعبہ) کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (چھت کے بغیر) تھوڑا سا تعمیر کرا دیا تھا۔'' (نسائی)

آبِ زمزم

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ (طبرانی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ) لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے۔'' (ترمذی)

عرفہ کا دن

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے اُن (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور فرشتوں سے پوچھتے ہیں (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔'' (مسلم)

حج یا عمرہ کے سفر میں انتقال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حج کو جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص عمرہ کے لیے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے تو اس کو قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا۔'' (ابن ماجہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام عازمین حج کے حج کو مقبول ومبرور بنائے، آمین۔

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر راجپوت کھوکھر فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 35 سال، تعلیم ماسٹرز کمپیوٹر سائنس، لیکچرار یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے لیے دینی مزاج کی حامل لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات یا شہر کی کوئی قید نہیں۔ (لڑکا وہیل چیئر پر ہوتا ہے۔ اپنے سارے کام خود کرتا ہے۔)

برائے رابطہ: 0305-4335207

آواز اونچی مت کرو!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

بھارت دنیا بھر کا لاڈلا بنا، جنونیت میں باؤلا ہوا، کشمیری اور بھارتی مسلمانوں کو بلا روک ٹوک بدترین مظالم کا نشانہ بنائے چلا جا رہا تھا۔ عرب دنیا اس کے باوجود مودی اور پیسہ کماتے تقریباً 80 لاکھ ہندوؤں کی ناز برداری کرتی رہی۔ مودی کو اعزازات اور ہندوؤں کو مندروں سے نوازا گیا۔ شیخی میں آ کر نوپور ''بے شرما'' بی جے پی کی ترجمان اور نوین کمار جندال ان کا میڈیا آپریشن سربراہ دونوں آپے سے باہر ہو کر اہل ایمان کی 22 ہزار وولٹ کا جھٹکا دینے والی رگ کو چھیڑ خانی کا نشانہ بنانے کی دلیری کر بیٹھے۔ الحمدللہ! اُمت اس امتحان میں سرخرو رہی۔ اللّٰھم صلِّ علی محمد! سوئی ہوئی مسلم دنیا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، بھارت پر قہر بن کر ٹوٹ پڑی۔ آفتاب پر تھوکا منہ پر آیا۔ بی جے پی کا کریہہ چہرہ اور لتھڑ گیا۔ غیر متوقع طور پر شدید ترین سفارتی ردعمل نے بھارت کے ہوش گم کر دیے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا کا سخت بیان، پاکستان نے بھی مضبوط موقف اپنایا۔ حتیٰ کہ سینیٹ چیئرمین سمیت ارکانِ پارلیمنٹ چلا اٹھے: ''حرمتِ رسولﷺ پر جان بھی قربان ہے!'' بھارت نوازی سے سدا جی جلانے والے امارات اور سعودی عرب بھی بول پڑے۔ اگرچہ سعودی ردعمل پھیکا رہا۔ ڈھاکہ میں ایک لاکھ افراد کا مظاہرہ۔ 20 ممالک میں بھارتی سفیر طلب کیے گئے۔ اقوام متحدہ کو بھی گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنی پڑی۔ پوری دنیا میں مظاہرے کیے گئے۔ بھارت بھر میں مظاہرے پھوٹ پڑے۔ لینے کے دینے پڑ گئے۔ نہیں جانتے:

ذہن میں رکھ آیہؑ لا ترفعوا اصواتکم
بات کر طبعِ پیمبرؐ کی نفاست دیکھ کر!

اللہ جل شانہ نے جو آسمانی، کوثر و تسنیم سے دھلی تہذیب مقدس قرآن میں اتاری ہے، وہاں خاتم النبیین، سیّد المرسلین بارے خود تربیت فرما دی ہے۔ نبی مکرم ﷺ کے احترام کا پیمانہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے آواز اونچی کرنے پر اعمال ضائع ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

آج کی دریدہ دہن، بداخلاق اور خبثِ باطن بھری یہ دنیا ڈالر، یورو، ریال کی قیمت جانتی ہے، اعمال کی نہیں! جو آخرت کی کرنسی ہے۔ جس کے لٹ جانے کے خوف نے دنیا کے عظیم ترین گروہِ صحابہؓ اور امتیوں کو سدا لرزاں و ترساں رکھا۔ اس عالی شان تہذیب میں امام مالکؒ حدیث پڑھاتے ہوئے (مسجد نبویؐ میں) بچھو کے بار بار ڈنک مارنے پر درد کی شدت سے پیلے پڑتے چہرے کے ساتھ سوئے ادب کے خوف سے آخر تک پڑھاتے رہے، اُف نہ کی۔ درس مکمل ہونے پر کرتا الٹا گیا تو شانِ رسالت کی عظمت کی مہر پشت پر جا بجا ثبت تھی!

یہیں سے یہ تہذیب درجہ بدرجہ نیچے اترتی والدین، اساتذہ، علماء، عمر کی بزرگی سبھی کے لیے حفظِ مراتب سکھاتی ہے۔ اس کے برعکس بھارتی چینلز نے جب اس خبر کے لیے ٹٹولنے کی غلطی کی تو نوپور کی زبان چنڈالوں کی طرح چیختی چلاتی، بدکلامی، بدزبانی کی انتہا پر پائی گئی۔ خواتین اینکرز اور تبصرہ کار سبھی آگ اگلنے پر مامور، زبانوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔ (پہلی دفعہ یہ احساس ہوا کہ شاید پاکستان میں جو بدزبانی کی لہر اس پچھلے پورے دور میں وبا بن کر اٹھی ہے، شاید ہمسایوں سے سیکھی گئی ہے۔) بہرطور مسلم حکمرانوں کو بھی معلوم تھا کہ انہیں ردعمل دینا ہو گا ورنہ عوام انہیں جینے نہیں دیں گے۔ حتیٰ کہ ہر باعمل مسلمان سے زندگی کی رمق چھیننے والے سیسی کا مصر بھی ''بائیکاٹ انڈیا'' پر مجبور ہوا۔ محمد ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر آ کر حزب اللہ، حزب الشیطان چھٹ کر الگ ہو گئی۔

یقیناً یہ کفر کی مایوسی کا سامان ہے کہ 21 سال اس محبت پر کچوکے لگا لگا کر ہر حربہ پورے مغرب اور بھارت نے آزما دیکھا، یوں کہ اسے ہر بُنِ مُو سے نکال پھینکیں۔ نوجوانوں کو بدراہ کرنے کو بے حیائی فحاشی، منشیات سبھی کے سینکڑوں دروازے کھول دیے۔ پھر بھی اس رشتے پر چوٹ پڑتے ہی کروڑوں مسلمان دنیا بھر سے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوئے۔ بھارت کو شدید سفارتی دھچکا لگا۔ بنیا معاشی زبان سمجھتا ہے۔ عرب ممالک سے بھارتی مصنوعات کے بائیکاٹ کا ردعمل دیا گیا تو بھارت کی سٹی گم ہو گئی۔ ورنہ 10 دن تک تو مودی کان لپیٹے بیٹھا تھا۔ پھر ہوش آئی تو دونوں کو ذمہ داریوں سے ہٹایا گیا مسلمانوں کے منہ بند کرنے کو۔ تاہم منافقانہ، بغل میں چھری منہ میں رام رام کے دیرینہ ہتھکنڈے جوں کے توں ہیں۔ قطر نے مؤثر ردعمل دیتے ہوئے بھارتی نائب صدر کا عشائیہ منسوخ کیا۔ قطری کھلاڑیوں نے کھیل شروع کرنے سے پہلے ''حرمتِ رسولﷺ پر میرے ماں باپ، میرا مال، میری جان بھی قربان!'' کا والہانہ بینر لہرا کر مودی کو تارے دکھائے۔

مودی عرب دنیا کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا، بھارتی مسلمانوں کے مظاہروں کو کچلنے کے لیے اس کی سیکورٹی ان پر ٹوٹ پڑی ہے۔ 5 ہزار مسلمانوں کے خلاف مقدمہ، 14 اور 19 سال کے لڑکے شہید کر دیے فائرنگ سے، درجنوں زخمی، وحشیانہ تشدد کیا جا رہا ہے، سینکڑوں گرفتار کیے۔ کشمیر میں بھی دو شہید کیے۔ اتر پردیش میں ویلفیر پارٹی انڈیا کے جاوید محمد کا گھر اور مزید دو گھر مسمار کیے۔ ان کی 19 سالہ بیٹی اور بیوی کو بھی پکڑ کر لے گئے، بعد ازاں رہا کیا۔ اتنی بھاری نفری آئی گویا علاقہ فتح کرنا ہو۔ یہ مناظر اسرائیل اور بھارت مابین مشترک ہیں۔ بھارت عین وہی سب کچھ بھارتی مسلمانوں کے ساتھ کر رہا ہے جو سدا سے فلسطینیوں کا مقدر رہا ہے۔ اگرچہ فدائی حملوں کی دھمکی نے بھارت کے ہوش اڑائے ہیں۔ تاہم دونوں جگہ میدان تپ رہا ہے، غزوۂ ہند کی گویا شروعات ہوں اور یہود اپنی شامت بلا رہے ہیں۔ اُمت اب نام محمد ﷺ پر جاگی ہے تو اُمتِ محمد ﷺ کی حالت زار پر بھی متوجہ ہو۔

مسجد اقصیٰ امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے، دین اور ایمان کا مسئلہ ہے قبلۂ اول کا تحفظ۔ شعائر اللہ میں سے ایک پر کمزوری دکھائیں تو دوسری پر زد آن پڑتی ہے۔ جس ہولوکاسٹ پر لب ہلانا عالمی جرم ہے اس سے بڑا ہولوکاسٹ ان دونوں سرزمینوں پر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل کر، ان کے اموال جائیداد لوٹ کر، تباہ کر کے، بے دخل کر کے برپا کیا جا رہا ہے۔ گائے کے پیشاب کو مائع سونا (Liquid Gold) قرار دے کر اس کے تقدس پر بزنس استوار کرنے والوں کے ہاں خونِ مسلم کی بے وقعتی کی انتہا ہو چکی ہے۔ گائے کا ذبیحہ جرم عظیم ہے، مسلمانوں کا جینا اجیرن کیے ہے۔ وہ آج کی دنیا میں طبی سائنسی ترقی

کے علی الرغم لاکھوں گیلن گاؤ موترا روزانہ اکٹھا کرکے، صاف اور پیک کرکے چہرے کی کریم، شیمپو، صابن، ناک کے ڈراپس اور بالوں کے ٹانک کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ 'یو ایس اے ٹوڈے' کی رپورٹ میں لکھا تھا کہ ہندو گائے کھاتے نہیں البتہ (پیشاب) پیتے ہیں۔ بطور دوا، قہوہ استعمال مزید ہے۔ کوک، پیپسی کی جگہ گئو موترا سوڈا بھی ہے۔ ادھر دونوں مجرموں کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ مسلمانوں کو البتہ آہنی ہاتھ سے کچلا جا رہا ہے۔ کشیدگی شدت اختیار کرگئی ہے۔ ڈچ نحوست زدہ شاتمِ رسول گیرٹ ولڈرز نے بھارتی جنونیوں کی حمایت کی اور ہلہ شیری دلائی کہ ڈٹے رہو، ہتھیار مت ڈالنا۔ یہ بھول رہے ہیں کہ 2021ء میں دو ملعون مرچکے۔ جن میں سے سویڈن کا لارس جل کر مرا۔ ویسٹر گارڈ (ڈنمارک) چھپ چھپ کر جیتا رہا، سکون کا کوئی دن اس کے بعد نہ دیکھ پایا۔ سسک سسک کر طویل بیماری کے بعد جولائی میں انجام کو پہنچا۔

پاکستان کو بھارتی مسلمانوں کے لیے سفارتی مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ ایسے نازک مرحلے پر یہ بھی ایک سازش ہے کہ ملک تقریروں کی بمباری کی زد میں ہے۔ ناپختہ کار، ہجوم در ہجوم ہوش وخرد گم کیے جذباتی کھیل کھیل رہے ہیں۔ 27,100 ارب روپے کے خفیہ، پوشیدہ اخراجات کی پچھلی حکومت کی بدترین مالی بدانتظامی پکڑی گئی ہے۔ یہ جو ہنگامہ برپا ہے فوری انتخابات کرکے ''کرسی فوراً واپس دو'' کے لیے ہلکان ہونے والا، اس کے پس پردہ وجہ یہی ہے کہ جوں جوں وقت گزرے گا سب کچے چٹھے کھل جائیں گے۔ انگوٹھی نما کہانیاں، فرح بی بی کے معرکے نما بھید کھلیں گے تو دیوانہ وار حمایت کرنے والے سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہوں گے۔ انتخابات کی جلدی کیا مچانی، الیکشن کمیشن کی ووٹر لسٹوں کے احوال کی یہ خبر آئی تھی کہ 40 لاکھ ووٹر فوت کروا دیے۔ اسی طرح بہتیرے مردے کمیشن زندہ بھی کر دیا کرتا ہے۔ یہ ہے ہماری جمہوریت کے بے بس بچے جمہورے! شاید آگ لگی مہنگائی پر حفظِ ماتقدم کے طور پر یہ کیا گیا ہو! بہرطور بدترین معاشی حالات پیدا کرنے کے بعد مزید آزمائے جانے سے اگر اللہ نے تحریک انصاف کو بچا لیا ہے تو غنیمت جان کر چپکے ہو رہیں اور انتخابات کا صبر سے انتظار کریں، بجائے ہمہ وقت انتشار اور افراتفری کے بازار گرم رکھنے کے۔ اصل مداوا صرف اسلامی نظام اور نفاذِ شریعت ہے۔

❁❁❁

بھارت میں توہین رسالت کی ناپاک جسارت

نعیم اختر عدنان

27 مئی 2022ء کو بھارتی انگریزی چینل پر ایک مباحثہ کے دوران (BJP) کی مرکزی ترجمان نوپور شرما نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی ذات کے بارے میں گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔ دوسری جانب بی جے پی دہلی کے میڈیا انچارج نوین کمار جندال نے توہین آمیز اور گستاخانہ الفاظ کا حامل پیغام اپنے ٹیوٹر پر ٹویٹ کیا۔ ان گستاخانہ اور توہین آمیز واقعات پر نہ صرف بھارت کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے بلکہ پوری امت مسلمہ بالخصوص عرب دنیا کے پُرجوش عوام نے بھارت سمیت پوری دنیائے کفر کو سخت پیغام دیا۔

پاکستان سمیت اسلامی دنیا کے بیس سے زائد ممالک کی حکومتوں نے اپنے اپنے ممالک میں تعینات بھارتی سفیروں اور نمائندوں کے ذریعے بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا۔

مسلم ممالک کی عالمی تنظیم ''او آئی سی'' نے بھی بھارت کی حکمران جماعت کی اعلیٰ قیادت کو سخت ردعمل دیا۔ برادر اسلامی ملک عمان کے مفتی اعظم شیخ احمد بن حماد الخلیلی نے اپنے ایک فتویٰ میں سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ عرب ممالک میں بھارتی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم بھی جاری ہے۔ گستاخی اور توہین کے حالیہ واقعات کے پس پردہ بابری مسجد جیسے واقعہ کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ بھارتی شہر بنارس میں واقع گیان واپی مسجد کے وضو خانے کی کھدائی کے دوران مبینہ طور پر بھگوان شیولنگ دیوتا کی باقیات ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے جبکہ مسلمان راہنماؤں کا کہنا ہے کہ دورانِ کھدائی برآمد ہونے والی مورتی شیولنگ دیوتا کی نہیں بلکہ کانسی کا ایک پرانا بوسیدہ فوارہ ہے جسے ہندو راہنماؤں نے شیولنگ دیوتا کی باقیات قرار دینے کا ناٹک رچایا ہے۔ ازاں بعد حکومتی احکامات پر گیان واپی مسجد کے وضو کے احاطہ کو سیل کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اسی مسجد کے حوالے سے 27 مئی 2022ء کو ٹیلی ویژن پر مباحثے کے دوران یہ واقعہ پیش آیا۔

بھارت کی حکمران جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی جو بھارت میں ہندوتوا کے نظریے کی علمبردار رہی ہے نے بھارت کے طول وعرض میں قائم اور آباد قدیم مساجد کو منہدم کرکے ان کی جگہ مندر تعمیر کرنے کے اعلانیہ ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ علاوہ ازیں بھارت کی فاشسٹ اور انتہا پسند ہندوتوا کی علمبردار جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کا یہ اعلانیہ منشور ہے کہ بھارتی مسلمان یا تو پاکستان چلے جائیں یا پھر مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ اسی فلسفے پر مبنی یہ نعرہ بی جے پی کی پہچان بن چکا ہے کہ مسلمانوں کے دو استھان پاکستان یا قبرستان۔ اب آتے ہیں زیر بحث تنازع گیان واپی مسجد کی جانب۔ 1937ء میں دین محمد بنام سٹیٹ نامی مقدمہ میں بھارتی عدالت نے مذکورہ مسجد اور ملحقہ احاطہ وضوگاہ کی جگہ کو مسلمانوں کی جائز قانونی اور درست ملکیت قرار دیا تھا۔

واضح رہے کہ بھارت میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے تحفظ کے حوالے سے 1991ء میں ایک قانون نافذ کیا گیا جسے Place of worship Act کا نام دیا گیا۔ اس قانون کی رو سے بھارت میں اقلیتوں کی عبادت گاہیں تقسیم بھارت کے وقت جس پوزیشن میں تھیں، انہیں اسی طرح بحال رکھا جائے گا۔ واضح رہے کہ بھارت کی سپریم کورٹ بھی اپنے ایک فیصلے مجریہ 2019ء میں 1991ء کے قانون پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے۔

گیان واپی مسجد کی تعمیر 1585ء میں مغل بادشاہ اکبر اعظم کے دور حکومت میں ہوئی تھی۔ دلچسپ اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ سرکاری دستاویزات کی رو سے بھی ریکارڈ میں 1883ء کے کاغذات میں بھی مسجد گیان واپی کے نام سے ریکارڈ موجود ہے۔

بھارتی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم مسلم پرسنل لا بورڈ کے راہنما بھی اس حوالے سے پوری طرح اس معاملے میں فریق ہے۔ اب تک کی اطلاعات کے مطابق گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کو جماعتی مناصب سے ہٹا دیا گیا ہے مگر مسلمانوں کے نزدیک یہ ناکافی ہے۔ توہین اسلام اور گستاخی کے موجودہ واقعات کے خلاف بھارت میں قائم مسلمانوں کی تنظیموں نے اندراج مقدمات اور گستاخی کے مرتکب مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

❁❁❁

قرآن اکیڈمی ساہیوال کے زیر اہتمام خلاصہ مضامین قرآن

محمد اسماعیل ریحان

دنیا میں بہت سی راحت بخش کتب تحریر کی گئیں، لیکن جو راحت ورحمت اللہ کی کتاب میں ہے وہ کسی اور میں نہیں، وہ جس خوش نصیب کے اندر اُتری، اس نے زندگی و مابعد کا لطف کشید کرلیا، اپنی دعاؤں کو قبولیت کی مسند پر بیٹھا دیکھ لیا، سکون قلب کے باغ سے ہر قسم کا پھل اور پھول چُن لیا، دل کی سختیوں کو آیات قرآنی سے ایسا موم کیا کہ ان کے نور سے اس کا حلقہ بھی منور ہوگیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کی شخصیت بھی ایسی تھی جنہوں نے کلام خدا کے مظاہر جاننے میں زندگی لگادی اور اپنے بعد اس راہِ عرفاں پر چلنے والوں کے لیے راستہ بنایا، جہاں آج بھی سینکڑوں اور ہزاروں مسافر راہ حق کی جانب گامزن ہیں۔ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے جلائے چراغ آج بھی لوگوں کے لیے ہدایت کے جگنو بن رہے اور جہالت کے اندھیروں کو مٹانے میں اپنی زندگیوں کو مشعل راہ بنائے ہوئے ہیں۔ مقامی امیر حلقہ ساہیوال محترم عبداللہ سلیم کو دیکھ اور سن کر بھی ایک ایسے ہی چراغ کا خیال آتا ہے، جس کی لو سے ہزاروں قیمتی موتی چمک رہے ہوں اور ان کی چمک سورج کو مات دے رہی ہو۔ ایسے اشخاص گوہر نایاب ہیں جن کے دلوں میں محبت الٰہی اور زبانوں پر کلام خدا رواں ہے اور جن کی عمریں کنبہ خدا کو راہ دکھانے میں صرف ہو رہی ہیں۔ اللہ ان کا سایہ قائم ودائم رکھیں تاکہ یہ سلسلے قائم رہیں اور دل تقویٰ اور ایمان سے بھرے رہیں اور زبانوں پر کلام جاری رہے! آمین

اس ماہ رمضان (2022ء) میں قرآن اکیڈمی ساہیوال میں قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی اور تنظیم اسلامی کے طے کردہ نظم کے مطابق دورہ خلاصۃ القرآن کا سہرا ہمارے بزرگ محترم عبداللہ سلیم کے سر سجا۔ اب کی بار قرآن اکیڈمی ساہیوال میں تراویح کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ تراویح پڑھانے والے حفاظ مولانا محمد اسحاق اور حافظ معاذ عبداللہ نے بہت خوب صورت قرآن سنایا۔ قراءت میں ترتیل، حسن صوت اور کسی بھی طرح کی عجلت سے پرہیز برتتے ہوئے روح پرور نماز تراویح کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ نماز تراویح میں تقریباً 12 سے پندرہ لوگ مستقل شریک رہے۔ بعدازاں فوری طور پر جناب عبداللہ سلیم کی گفتگو شروع ہوجاتی تھی، جو اسی دن پڑھے گئے پارے کا احاطہ کرتی ہوئی شاندار تفسیر و توضیح پر مشتمل ہوتی تھی۔ محترم عبداللہ سلیم کے لہجے نے سامعین میں سے کم خواندہ و اعلیٰ تعلیم یافتہ سبھی کی دلچسپی اور باقاعدگی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس درس کے شرکاء کم وبیش ساٹھ سے ستر مرد اور تیس سے زائد خواتین تھیں، اور یہ تعداد ماہ کے آخر تک حیرت انگیز طور پر برقرار رہی۔ بلکہ طاق راتوں میں یہ تعداد بہت بڑھ جاتی تھی کہ ہال کچھا کھچ بھر جاتا تھا۔ درس کے دو حصے ہوتے تھے، درمیانی وقفے میں چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ ضیافت بھی خوب رہی۔ رات کے تیسرے حصے میں درس کا اختتام ہوتا اور اختتامی دعا کی آہ وزاری لیے ہر شریک مجلس شکر گزار احساسات لیے رخصت ہوتا۔ خدمت کرنے والے احباب میں ڈاکٹر عاصم اکرام، ڈاکٹر نعیم مرزا، عبدالمجید، عبداللطیف، عبدالوحید صاحبان و دیگر شامل رہے۔ انفاق کرنے والے اور دیگر خیر خواہان اس سے الگ ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کے لیے جس تفقہ فی الدین (دین میں سمجھ بوجھ) کی دعا مرحمت فرمائی تھی، اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ مفسرین کے سردار کہلائے اور تفقہ فی الدین سے مراد قرآن کریم کے فہم میں رسوخ اور دقیق نظری کی صورت میں سامنے آیا۔ آج بھی ”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتے ہیں“ کے مصداق وہی لوگ قابل رشک ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے روحانی بیٹے ہیں اور قرآن پڑھنے، پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے میں ہر وقت مشغول ہیں۔ خدائے عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ اس پاک ذات نے یہ خوبصورت مجلس نصیب فرمائی اور اس سے بڑھ کر بانیٔ محترم کے بلاواسطہ شاگرد سے تفسیر قرآن سننے کا موقع عنایت فرمایا۔ یہ بھی لوگ اہل خیر اور اہل سعادت ہیں۔ اللہ ان کی سعادتوں میں برکتیں اتاریں اور ہمیں اہل خیر سے وابستہ رکھیں، قرآن کریم کے واسطے ہم پر رحم فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

امیر حلقہ گوجرانوالہ کی دعوتی وتنظیمی مصروفیات

امیر حلقہ علی جنید میر 3 اپریل سے 2 مئی پورا رمضان تقریباً روزانہ دورہ ترجمہ القرآن کے لیے گوجرانوالہ جاتے رہے۔ دورہ قرآن میں 20 پاروں کا مطالعہ کیا گیا۔ تقریباً 25 سے 55 کے درمیان مرد حضرات اور 5 سے 7 خواتین کی تعداد رہی۔ تقریباً 25 افراد نے اعتکاف کیا جس کے تمام انتظامات حلقہ گوجرانوالہ نے کیے۔ تقریباً 6 افراد نے تنظیم میں شمولیت کا ارادہ ظاہر کیا جن کے بیعت فارم اسی ماہ پُر کر کے بھیج دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ ان تمام امور کی انجام دہی میں تنظیم رفقائے انوار احمد خان اور گلفام عباس کا خصوصی اور تین مقامی رفقاء کا عمومی تعاون حاصل رہا۔ اس دوران امیر حلقہ نے ہر جمعہ مرکز میں پڑھایا۔ دورہ ترجمۃ القرآن میں شامل ہونے والے افراد میں 90 احباب بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے وار ہمارا حامی وناصر ہو۔ (رپورٹ: رفیق تنظیم)

حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع

یہ اجتماع بروز اتوار 5 جون 2022 کو صبح 9 بجے حلقہ مرکز تیمر گرہ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز درس قران سے ہوا۔ مدرس کے فرائض بٹ خیلہ کے رفیق محترم شوکت اللہ شاکر نے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد منفرد رفیق جناب مولانا احمد جان نے درس حدیث دی۔ مولانا صاحب کا انداز بیان بہت مدلل اور پُر مغز تھا۔

تیسرا موضوع سیرت صحابہؓ کا تھا جو کہ تنظیم واڑی کے امیر محترم حسین احمد نے پیش کیا۔ وقفہ کے بعد رفیق تنظیم محترم فیصل ظہیر نے ”اقامت دین اور اس کا طریقہ کار“ کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس کے بعد اسرہ مینگورہ کے نقیب جناب محمد صدیق سواتی نے اپنے رفقاء کے ساتھ اسرہ اجتماع کا ایک عملی نمونہ پیش کیا۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ امیر حلقہ جناب ممتاز بخت کے اختتامی کلمات اور مسنون دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کے ساتھ ساتھ الگ کمرے میں احباب کے لیے ایک تعارفی اجتماع بھی رکھا گیا تھا، جن میں تعارف تنظیم اسلامی، فرائض دینی، جماعت و بیعت کی اہمیت، تنظیمی ڈھانچہ اور رفقاء کے اوصاف کے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا۔ جس پر بالترتیب تنظیم کے سینئر رفقاء ممتاز بخت، حبیب علی، نبی محسن، محمد نعیم اور شوکت اللہ شاکر نے گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس کمتر مساعی کو پورے ملک میں اقامت دین کا ذریعہ بنائے۔ امین (رپورٹ: محمد سعید)

Luqman the wise Counsels his son With 10 Pieces of advice.

Aisha Stacey

The wise man, known as Luqman, gave 10 pieces of advice to his son. Advice that is applicable now and can be followed and used by any parent wanting to raise a child in the light of Islam.
It is said that if all parents implemented Luqman's advice then there would be no need to worry about the fate of the children in the Hereafter because they have been shown the path that leads to Paradise.
In the few short verses of the Quran that contain Luqman's advice to his son is the key to success in this life and on the Day of Judgment.
1-…O my son! Join not in worship others with God. Verily! Joining others in worship with God is a great wrong indeed. (Quran 31:13)
Luqman calls his son "my son" rather than by name so as to emphasis the familial bond. He catches his attention encouraging him to listen carefully to what he is about to say. He then calls his son's attention to what is the most important thing in the eyes of God.
Ads by Muslim Ad Network
The one who associates others with God, he says, does the biggest wrong or injustice to the Creator and Sustainer of the universe. That person also does a great wrong to himself because he offers himself up to the possibility of God's anger and an eternal punishment.
2-And we have enjoined on man to be dutiful and good to his parents… (Quran 31:14)
In the Quran God mentions the rights of parents in the same sentence as the most important aspect of Islam, worshiping God alone. This indicates that being kind to parents, honoring and respecting them, is extremely important in the way of life that is Islam.
In the following part of Chapter Luqman, 31:14, God clarifies the difficulties mothers in particular go *through* raising their children and demands that the child gives thanks to his parents. God reminds us then that it is to Him that we will return so our first allegiance is to God alone, followed by devotion and kindness to our parents.
3-O my son! If it be (anything) equal to the weight of a grain of mustard seed, and though it be in a rock, or in the heavens or in the earth, Allah will bring it forth… (Quran 31:16)
Luqman then advises his son to remember the might and power that belongs to God. God's knowledge is perfect, anything that happens or will happen in this world is already known by God.
God's might is absolute and should not be questioned, challenged or ignored by anyone.
4-O my son! Offer prayer perfectly… (31:17)
Luqman advises his son to pray regularly and in the right time frame. All parents should teach their children not only how to pray but why we pray and its importance. The Arabic word for prayer is salah and the word denotes connection. Prayer is our way of connecting with and maintaining a connection with God. Prayer at fixed times serves as a reminder of why we are here and helps to direct thoughts and actions away from sin and onto the remembrance of God.
5-…enjoin on people all that is good and forbid them from all that is evil… (31:17)
Enjoining good and forbidding evil is a responsibility on every believer; rulers and subjects, men and women, each according to his or her ability.
6-…and bear with patience whatever befalls you… (31:17)
Luqman advises his son to pray perfectly, enjoin good and forbid evil and then recommends patience when dealing with people for this purpose and in all matters. Remembering God and contemplating His greatness is the key to patience, and patience is a key to Paradise everlasting, therefore this was a wise advice indeed.
7-And turn not your face away from men with pride… (31:18)
Try not to act as if you are better than everybody

else. Humility is a much desirable quality for any believer to aspire to. Humility can guide us to Paradise, just as its opposite, arrogance, can lead us into Hell. Satan's arrogance or lack of humility caused not only his expulsion from Paradise but condemned him and his followers to Hell. Prophet Muhammad did not behave towards others as if he was better than they, nor did he spurn manual work. One of his companions reported that Prophet Muhammad worked happily with servants or workers.

8-…nor walk in insolence through the earth. Verily, Allah likes not any arrogant boaster. (31:18)

Walking with insolence through the land is another form of arrogance. It is as if Luqman wanted to emphasize the importance of humility. All people are equal in the eyes of God; the only thing that sets them apart is piety. Prophet Muhammad, his companions and the early generations of Muslims understood the concept of humility.

9-And be moderate (or show no insolence) in your walking… (Quran 31:19)

A native American proverb tells us that "we will be known by the tracks we leave". Luqman is advising his son to walk gently on this earth and not to crash into situations with heavy boots. He is advising that patience and humility should be a person's normal, or as we say these days, default demeanor. Believers should be known for the humility, gentleness and mercy in their behavior.

10-…and lower your voice. Verily, the harshest of all voices is the braying of the asses. (31:19)

And finally, Luqman advises his son to lower his voice. Being loud and harsh, he says, makes one's voice sound like the braying of donkeys. Shouting does not win hearts, it offends and alienates people.

Luqman the wise counsels his son with 10 pieces of advice. It is important to note that Luqman begins with the most important lesson; belief in One God. He also makes clear that joining others in worship with God is the only unforgivable sin.

Next, after laying the foundations of faith, Luqman reminds his son of the essential values a believer must strive to acquire, while simultaneously shunning pride and arrogance.

When parents can convey these 10 pieces of advice to their children they are laying the foundations for a happy life. If children can model this behavior as demonstrated by their parents and caregivers it is even better.

حکومت اور ریاست فوری طور پر
اللہ اور رسول ﷺ سے جاری جنگ ختم کریں

وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف 28 اپریل 2022ء کا فیصلہ خوش آئند اور قابل صد تحسین ہے۔ البتہ متبادل نظام کے قیام کے لیے 5 سال کا وقت دینا ناقابل فہم ہے کیونکہ آئین کے آرٹیکل F-38 میں سودی نظام کے فوری خاتمہ کا تقاضا موجود ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے آئین کا آرٹیکل 227 کسی ایسے قانون کی اجازت نہیں دیتا جو قرآن وسنت سے متصادم ہو۔ اب حکومت اور ریاست کی یہ آئینی ہی نہیں دینی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ فوری طور پر وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے پر مرحلہ وار عمل درآمد کا آغاز کرتے ہوئے مملکتِ خداداد پاکستان کے معاشی نظام کو مکمل طور پر شریعت کے مطابق ڈھال دیں۔ یادرہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے 1991ء میں بنک کے سود کو ربا قرار دے کر اس کے حرامِ مطلق ہونے کا فیصلہ دیا تھا جس کی 1999ء میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے بھی توثیق کر دی تھی لیکن مختلف حیلے بہانوں سے 2022ء تک اس پر عمل درآمد نہ کیا گیا۔

وفاقی شرعی عدالت کے 28 اپریل 2022ء کے فیصلے کے مطابق:

1. یکم جون 2022ء تک لفظ interest اور اُس کے ہم وزن الفاظ و معانی کو ملکی قوانین سے حذف کیا جائے۔
2. 31 دسمبر 2022ء تک سود سے پاک معاشی نظام کی تشکیل کے لیے پارلیمان تمام ضروری قانون سازی مکمل کرے۔
3. پاکستان کے معاشی نظام کو مکمل طور پر سود سے پاک کرنے اور اسلامی نظام معیشت میں ڈھالنے کے لیے 5 سال کا جو وقت دیا گیا اُس پر فی الفور حقیقی عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔

ہم حکومت پاکستان اور دیگر اداروں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ فیڈرل شریعت کورٹ کے اس معرکۃ الآراء فیصلہ پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کریں اور کسی نوع کے لیت ولعل سے کام نہ لیں اور نہ ہی فیصلہ کے خلاف اپیل میں جانے کی کوشش کریں۔

بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جاری اس جنگ کو ختم کریں تاکہ ملک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہماری دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنور جائے۔

نوٹ: تفصیلات کے لیے www.giveupriba.com وزٹ کیا جا سکتا ہے۔

بانی تنظیم: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
امیر تنظیم: شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

مرکز تنظیم اسلامی، 23 کلومیٹر، ملتان روڈ، چوہنگ لاہور
Email:markaz@tanzeem.org
www.tanzeem.org
فون: 78-35473375 (042)

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.24

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore